إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

اصلاح

مرتبہ

ابو اللیث

مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڑھ

سالانہ چندہ عہ ر

تصنیفات استاذ امام مولانا حمید الدین فراہی رحمہ اللہ

تفسیر نظام القرآن

جن کو اللہ تعالیٰ نے کتاب الٰہی کے سمجھنے کا صحیح ذوق بخشا ہے ان کا اتفاق ہے کہ اس وقت تک حضرت استاذ امام مولانا حمید الدین فراہی رحمہ اللہ کی تفسیر نظام القرآن سے بڑھکر کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی۔ اس تفسیر نے قرآن کی تمام مشکلات حل کر دی ہیں۔ استاذ امام کا طریقہ تفسیر یہ ہے کہ پہلے سورہ کا عمود یعنی عنوان بحث بتلاتے ہیں۔ پھر آیات سورہ کا باہمی نظم اور سابق و لاحق سے سورہ کا تعلق واضح کرتے ہیں۔ اس کے بعد سورہ کے تمام مشکل الفاظ اور مشکل اسالیب کو ایک ایک کر کے لیتے ہیں اور کلام عرب کی روشنی میں ان کو بے نقاب کرتے ہیں۔ پھر سورہ کے فلسفہ و اسرار و غوامض کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور صحیح نقل اور صحیح عقل کی روشنی میں عجائب قرآن اور حکم کتاب الٰہی کو اس طرح کھولتے ہیں کہ منکر سے منکر بھی قرآن کی بے پایاں عظمت کے سامنے سر جھکا دیتا ہے۔ اس عظیم الشان تفسیر کے مندرجہ ذیل اجزا چھپ چکے ہیں۔ اہل علم اس کی قدر کریں تاکہ بقیہ کی طبع و اشاعت کا سامان ہو۔

کتاب			کتاب		
تفسیر سورہ اخلاص		اردو ھر	تفسیر سورہ والشمس	عربی ۴ر	اردو ھر
تفسیر سورہ لہب	عربی ۴ر	اردو ۹ر	تفسیر سورہ تحریم	″ ۴ر	
تفسیر سورہ کافرون	″ ۴ر	″ ۴ر	اقسام القرآن	″ ۸ر	″ ۸ر
تفسیر سورہ کوثر	″ ۴ر	″ ۹ر	فاتحہ نظام القرآن	″ ۱۲ر	
تفسیر سورۃ الفیل	″ ۹ر	″ ۹ر	الرای الصحیح فی من ہو الذبیح	″ ۱۰ر	
تفسیر سورہ والتین	″ ۴ر	″ ۹ر	امثال آصف الحکیم	″ ۹ر	
تفسیر سورہ عصر		″ ۴	مفردات القرآن	″ ۱۲ر	
تفسیر سورہ عبس	″ ۴	″ ۶ر	جمہرۃ البلاغۃ	″ ۱۲ر	
تفسیر سورہ قیامہ	″ ۴ر		اسباق النحو حصہ اول	۵ر	حصہ دوم ۶ر (اردو)

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ حمیدیہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصلاح

سہ ماہی

جلد ۱ — اپریل ۔ مئی ۔ جون سنہ ۱۹۴۱ء — نمبر ۲

فہرست مضامین

شذرات		۱ - ۳
روٹی کا مسئلہ	از جناب مولانا امین احسن صاحب اصلاحی	۴ - ۱۰
خطبۂ صدارت	از مولوی ابوالحسن علی فراہی سلمہٗ	۱۱ - ۱۳
کوائف مدرسہ		۱۴ - ۱۸
فہرست عطیات		۱۹ - ۳۶

مطبوعہ معارف پریس اعظم گڈھ

طابع محمد ادریس وارثی

ناشر محمود علی، مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڈھ

شذرات

اسراف اور فضول خرچی اس زمانہ کے مسلمانوں کا ایک قومی خاصہ سمجھا جاتا ہے اور اس سے شاید کہیں کے بھی مسلمان محفوظ نہیں ہوں گے، لیکن ہمارا خیال ہے کہ یہ مرض جس وسعت و ہمہ گیری کے ساتھ ضلع اعظم گڈھ کے مسلمانوں میں پھیلا ہوا ہے اس کی مثال دوسری جگہ بہت مشکل سے مل سکتی ہے۔ ہماری آبادی کا کثیر حصہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جن کے وسائل آمدنی بہت محدود ہیں اور عام طور سے ان کی زندگیاں بہت ہی عسرت اور تنگدستی میں گذرتی ہیں لیکن اس کے باوجود اگر حساب لگایا جائے تو فضول اور لایعنی چیزوں پر ان کے اخراجات کا اوسط تقریباً ہر جگہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر شادی بیاہ کے مسئلہ کو لے لیجئے، ہر شخص اپنی جگہ یہ اچھی طرح محسوس کرتا ہے کہ اس کی مالی حالت کسی حال میں کسی بڑے بار کی متحمل نہیں ہو سکتی لیکن جب شادی بیاہ کا موقع آتا ہے تو لوگ بیکار اور خلاف شرع رسموں پر بے دریغ اپنی اس پونجی کو لٹانا شروع کر دیتے ہیں جس کو انھوں نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے جمع کیا تھا بلکہ اس شوق میں ان کو سود پر روپیہ لینے میں بھی مطلق تامل نہیں ہوتا خواہ اس کے نتیجہ میں وہ اپنے گھر بار اور قلبی راحت و سکون کی بیش بہا دولت سے بھی ہمیشہ کیلئے کیوں نہ محروم ہو جائیں۔ ہماری اس افسوسناک حالت کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہزاروں مسلمانوں کی زندگیاں سراسر رنج و کلفت کے لئے وقف ہو گئیں ہیں اور اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے بیشمار اہم اور ضروری کام جن پر ہماری ملی حیات کا دار و مدار ہے ان کے لئے قوم کی جیبوں میں سرمایہ نہیں رہ گیا ہے اور اس بنا پر اس قسم کے کام یا تو سرے سے شروع ہی نہیں کئے جا سکتے ہیں یا اگر کسی کی ہمت سے شروع ہو جاتے ہیں تو تھوڑے ہی دنوں میں سسک سسک کر دم توڑ دیتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر اس بات کی نہایت سخت ضرورت ہے کہ ہماری قوم کے سمجھدار اور باہمت لوگ بیکار رسم و رواج اور مہلک فضول خرچیوں کے انسداد کی طرف خاص طور سے اپنی توجہ مبذول کریں اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک ان کا بالکلیہ خاتمہ نہ ہو جائے۔

اس سلسلہ میں ہم ناظرین کو یہ خوشخبری سنانا چاہتے ہیں کہ ہمارے ضلع کے بعض دیہاتوں میں کچھ پرجوش اور باہمت لوگوں نے اس مقصد کیلئے کام شروع بھی کر دیا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں نونیاڈیہہ اور

جھکنا کے مسلمانوں کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا تھا جس میں متفقہ طور پر یہ طے کیا گیا ہے کہ انسداد رسم و رواج کے سلسلہ میں سب سے پہلے شادی بیاہ کی رسموں کی طرف توجہ کی جائے اور حسب ذیل اصلاحات جاری کی جائیں۔

(۱) کوئی شخص تین جوڑے سے زیادہ کپڑے نہ لے جائے اور نہ منگائے۔

(۲) کوئی شخص سو روپے سے زیادہ کے زیور نہ خود لے جائے اور نہ کسی سے طلب کرے۔

(۳) مہر کسی حال میں پانچ سو سے زیادہ نہ ہو۔

اس کے علاوہ اس جلسہ میں جناب محمد اسحاق صاحب، جناب محمد جواد صاحب اور جناب نذیر احمد صاحب پر مشتمل ایک کمیٹی بھی بنادی گئی ہے جو اس تحریک کو پھیلانے کیلئے دیہاتوں کا دورہ کرے گی اور لوگوں کو اس پر آمادہ کرے گی چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ارکان کمیٹی نے قرب و جوار کے بعض مواضع کا دورہ کیا بھی ہے اور ان کو تقریباً ہر جگہ سے حوصلہ افزا جواب ملا ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب تک یہ تحریک زیادہ وسیع پیمانہ پر نہیں شروع کیجائیگی اور ہر مقام کے مسلمان اسمیں پورے جوش و خروش کے ساتھ حصہ نہیں لینگے اسوقت تک اس کا پروان چڑھنا بہت دشوار ہے۔ ظاہر ہے کہ ہمارے شادی بیاہ کے جھگڑے کسی حال میں کسی مخصوص خطے یا خاندان میں محدود نہیں رہ سکتے ہیں جب تک کہ فضول رسم و رواج کے انسداد کا جذبہ ہر جگہ اور ہر خاندان میں عام نہ ہو جائے کسی خاص جگہ کے لوگ نہایت کٹھن مشکلات میں پڑے بغیر اپنے اس عزم پر قائم نہیں رہ سکتے اور یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ ہم میں مشکلات کے مقابلہ کی بہت تھوڑی ہمت ہے۔

پس اس مفید تحریک کی کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ ہر جگہ اس کیلئے بیک وقت کام شروع کر دیا جائے۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر ہر گاؤں میں دو ایک کام کرنیوالے بھی مستعد ہو جائیں تو بہت آسانی سے کامیابی حاصل کیجاسکتی ہے۔ رسم و رواج کی جڑیں خود انکی تباہ کاریوں نے کھوکھلی کر ڈالی ہیں، اور عام طور سے لوگوں میں ان کے خلاف نفرت کا جذبہ پیدا ہو چلا ہے۔ ایسی حالت میں ان کو رسم و رواج کے غلط ترک کر دینے پر آمادہ کر لینا کوئی دشوار کام نہیں ہے، تھوڑی محنت اور توجہ سے یہ کام بآسانی ہو سکتا ہے۔ عزت و ناموس کا خیال بلا شبہ تحریک کی کامیابی میں ایک بڑی رکاوٹ پیش کر سکتا ہے لیکن اگر یہ تحریک عام ہو جائے تو یہ خیال خود بخود لوگوں کے دلوں سے مٹ جائیگا اور اگر بالفرض اس کے کچھ پجاری باقی بھی رہیں گے تو وہ رائے عامہ کے سامنے زیادہ دنوں تک "استواری" نہیں دکھلا سکیں گے۔ ضرورت بس کام کرنے کی ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری خدمات جہاں مطلوب ہوں ہم حاضر ہیں۔ یہ چیز مدرسہ کے اساسی مقاصد میں داخل ہے۔ اور مدرسہ نے اسکی اصلاح کیلئے ممکن کوشش ہمیشہ کی ہے۔

ہندوستان میں علوم عربیہ کی تعلیم کیلئے جو بڑی درسگاہیں موجود ہیں ان میں غالباً مدرسۃ الاصلاح اس لحاظ سے بہت زیادہ ممتاز ہے کہ اس کے پاس توکل علی اللہ کے سوا اور کوئی مستقل سرمایہ نہیں ہے لیکن یہ خدائے حقیقی کا فضل و کرم ہے کہ وہ کارکنوں کو کبھی کسی بڑی آزمائش میں نہیں ڈالتا جب کبھی مدرسہ پر کوئی مشکل وقت آتا ہے تو اول تو وہ دلوں میں اس کے مقابلہ کے لئے صبر و استقامت ڈالدیتا ہے اور جب ہمتوں میں کمزوری آنے لگتی ہے تو اس وقت غیب سے مدد کے سامان پیدا کرتا ہے۔

مدرسہ کی پوری تاریخ اللہ تعالیٰ کے انہی افضال و عنایات کا مجموعہ ہے۔ اسی سلسلہ کا ایک تازہ تجربہ آج ہم ان صفحات میں بیان کرنا چاہتے ہیں۔

دنیا کی موجودہ صورت حالات کے سبب سے ہمارے سفراء اس سال باہر نہیں جاسکے اور یہاں جن غریب بھائیوں کے چندوں پر ہماری آمدنی کا دارو مدار ہے وہ سال کے ان دو تین مہینوں میں خود مالی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں کارکنان مدرسہ کو یک گونہ تشویش سی ہو رہی تھی کہ وہ مالی دقتوں پر کس طرح قابو حاصل کر سکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مہربانی سے کارکنوں کے افکار میں بہت کچھ کمی کر دی۔

ہمارے جو وطنی بھائی برما میں رہتے ہیں وہ مدرسہ کی ہمیشہ امداد کرتے رہتے ہیں۔ اس سال جب انھوں نے دیکھا کہ مدرسہ کے سفراء انکی خدمت میں نہیں پہنچ سکتے تو انھوں نے از خود چندہ جمع کرنا شروع کر دیا اور اس طرح انھوں نے چھ سو روپیوں کا گرانقدر عطیہ قلیل عرصہ میں مدرسہ کو عطا کر دیا اور مزید خوشخبری یہ ہے کہ چندہ کا کام مستقلاً جاری ہے۔ امید ہے ہمارے پردیسی بھائیوں کی یہ مخلصانہ امداد ہماری تقویت کا باعث ہوگی اور ہم اس کی وجہ سے اپنی موجودہ زحمتوں پر بہت حد تک قابو پاسکیں گے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارے یہ بھائی مدرسہ کی امداد میں بہت مخلص ہیں اسلئے وہ ہمارے شکریہ کے منتظر نہیں ہونگے۔ لیکن اگر ہم ان کی عنایتوں کا شکریہ نہ ادا کریں تو یہ ہماری طرف سے بہت بڑی ناسپاسی ہوگی اس لئے ہم اپنے ان تمام بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور خاص طور سے جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اصلاحی اور جناب شاہ محمد صدیق صاحب کے بہت زیادہ شکر گذار ہیں کہ ان کی کوششوں کو مذکورہ رقم کی فراہمی میں اصلی دخل ہے اور یہ حضرات نہ صرف مدرسہ کی امداد کیلئے مستقل طور پر کوشاں ہیں بلکہ انھوں نے اس وقت تک ہمارے اس رسالہ کیلئے بھی سو کے لگ بھگ خریدار فراہم کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششیں مشکور فرمائے اور انھیں جزائے خیر دے۔

روٹی کا مسئلہ

از مولانا امین احسن صاحب اصلاحی

ہر مسلمان اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ مسلم کے معنی ہیں خدا کا فرمانبردار۔ دنیا کے دوسرے انسانوں سے جو چیز ایک مسلمان کو علیحدہ کرتی ہے وہ یہی چیز ہے کہ وہ خدا کا حکم مانتا ہے اور دوسرے یا تو خدا کا حکم مانتے ہی نہیں یا مانتے ہیں تو اس کے ساتھ اوروں کی اطاعت بھی شریک کر لیتے ہیں۔ مگر مسلمان صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بات مانتا ہے اور ہر قدم پر صرف اسی کی خوشنودی کو تلاش کرتا ہے۔ یہ خدا کی خوشنودی کی تلاش ہی اس دنیا میں اس کا مقصود ہے۔ جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ وہ اس کیلئے سب کو چھوڑ سکتا ہے مگر اس کو کسی کی خاطر بھی نہیں چھوڑ سکتا۔

خدا کی خوشنودی کس بات میں ہے؟ اس کے معلوم کرنے کے دو راستے ہیں۔ ایک وہ روشنی جو اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کے اندر رکھی ہے جس کے ذریعہ سے وہ نیکی اور بدی، انصاف اور ناانصافی کو پہچانتا ہے۔ اور دوسری وہ ہدایت جو اللہ تعالیٰ کے خاص بھیجے ہوئے بندوں پر اتری ہے۔ یہ دونوں ہدایتیں ایک مسلمان کے سامنے ہوتی ہیں اور وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے انہی کے مطابق اٹھاتا ہے۔ وہ انہی کے حکم کے مطابق دنیا کی بے شمار چیزوں کے اندر سے اپنے لئے صالح غذا چنتا ہے۔ انہی کے ایماء سے کھیتی باڑی، تجارت اور لین دین کرتا ہے۔ انہی کے اشارے سے شادی بیاہ کرتا ہے، پھر انہی کے فرمانے کے مطابق روزہ و نماز کی تعمیل کرتا ہے۔ اور انہی کے بنائے ہوئے نقشہ کے مطابق دنیا کے تمام چھوٹے بڑے فرائض بجالاتا ہے۔ اور اس طرح اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا کی عبادت و بندگی میں بسر کرتا ہے۔

یہ عبادت ایک مسلمان کی زندگی کی غایت ہے۔ وہ ایک غریب کسان، ایک کامیاب تاجر، ایک ماہر کاریگر، ایک مشہور مصنف، ایک فتحمند سپہ سالار اور ایک صاحب سطوت بادشاہ کے مختلف بھیسوں میں نظر آسکتا ہے لیکن وہ جہاں کہیں بھی اور جس شکل میں بھی نظر آتا ہے اس کی اصلی حیثیت یہ ہے کہ وہ فطرت اور خدا کی مرضی کو پورا کر رہا ہے۔ اور اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک پل خدا کی عبادت میں بسر ہو رہا ہے۔ اگر اس کی یہ خصوصیت اس سے چھن جائے تو وہ سب کچھ ہو کر بھی بحیثیت مسلمان صفر ہے کیونکہ خدا کی بندگی جو اس کی زندگی کی غایت ہے اس سے چھن گئی۔

یہ راہ ظاہر ہے کہ کوئی آسان راہ نہیں ہے۔ یہ راہ جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے نہایت تنگ ہے اور اس کے چلنے والے تھوڑے ہیں۔ مگر جو شخص مسلمان ہونے کا مدعی ہے اس کے چلنے کی راہ یہی ہے۔ اس کے سوا نہ اس کے لئے کوئی اور راہ ہے اور نہ کوئی اور منزل۔ وہ اگر مسلمان ہے تو اس کو اس راہ کی مشکلوں اور اس کے خطروں پر غالب آنا چاہئے ورنہ اسلام کے دعوی سے مستعفی ہو جانا چاہئے۔

اس زمانہ میں بھی مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ بالعموم ایک مسلمان کی اس حیثیت سے ناواقف نہیں ہے۔ لوگ جانتے ہیں کہ انہیں یہی کرنا چاہئے لیکن مشکلوں کے پہاڑ ان کے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں جن کو ہٹانا ان کیلئے ناممکن ہو گیا ہے اور ان مشکلوں میں سب سے بڑی مشکل پیٹ کی مشکل ہے۔ ان کو خدا کے راستہ پر چلنے سے انکار نہیں ہے۔ وہ تو آئے ہی اسی لئے دنیا میں ہیں کہ اس راستہ پر خود چلیں اور دوسروں کو چلائیں، لیکن روٹی کا سوال ان کی راہ روک کر کھڑا ہو گیا ہے جو کسی طرح حل نہیں ہوتا۔ وہ اگر اپنے بچوں کو انگریزی مدرسوں اور کالجوں کے بجائے قرآن اور حدیث کی تعلیم دلائیں تو وہ کھائیں گے کیا؟ اگر نوکریوں اور پیشوں کے معاملہ میں جائز و ناجائز اور حلال و حرام کی بحثیں پیدا کریں تو بچوں کی پرورش کا سامان کیسے ہو؟ اگر اس زمانہ میں سود نہ لیجئے تو کاروبار کیسے چلیں؟ روپیہ کیسے محفوظ رہے حفاظت کی کیا صورت ہو؟ عدالتوں میں جھوٹ نہ بولیں، ہر قدم پر رشوتیں نہ دیں، خوشامدیں نہ کریں تو اپنی زمینداریاں اور جائدادیں کیسے بچائیں؟ یہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے مسلمان مجبور ہو گئے ہیں کہ وہ خدا کے راستہ پر نہیں چل سکتے ورنہ خدا کے راستہ پر چلنے سے انہیں انکار نہیں ہے!

ان مشکلوں کا احساس آج ہر شخص کو ہے یہاں تک کہ آج اگر کوئی تحریک اسلامی تحریک کے نام کی بھی اٹھتی ہے تو اس میں سب سے پہلے جس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ اسکا اقتصادی پہلو ہے، اگر اس پہلو سے تحریک کا مستقبل روشن ہے تو وہ کامیاب ہے۔ اور اگر اس پہلو سے اس میں دقتیں ہیں تو اس کے غلط ہونے کا یہ کافی ثبوت ہے کہ اقتصادی نقطہ نظر سے وہ ناقابل اطمینان ہے۔ یہ نقطہ نظر آج مسلمانوں پر اس طرح چھا گیا ہے کہ ہر چیز کی قدر و قیمت کا حساب وہ اسی سے لگاتے ہیں۔ جس مسلمان سے کہئے کہ خدا کا حکم یہ ہے، رسول کا فرمان یہ ہے، اسلام کا منشا یہ ہے، وہ جھٹ جواب دے گا کہ یہ سب کچھ صحیح ہے لیکن ہم کھائیں گے کیا؟ حد یہ ہے کہ یہ پیٹ کا بھوت ان لوگوں پر بھی سوار ہو گیا ہے جو بظاہر

بات وہ اس بھوت کو شکست ہی دینے کے لئے سرگرم جہاد ہیں، وہ بھی اپنے کاموں کا نقشہ بناتے وقت مقدم پیٹ کے سوال کو رکھتے ہیں۔ اس اعتبار سے دینی مدرسے، انگریزی کالج اور خانقاہیں سب کی حالت قریب قریب یکساں ہے۔ بیجا و بیجا خوشامد، علانیہ کتمان حق، ہر قدم پر تذبذب، ہر گام پر اضطراب ان کی اصلی خصوصیات ہیں اور جو پوچھیے کہ ایسا کیوں ہے تو اس کا جواب یہ ملے گا کہ "مصلحت وقت کا تقاضا یہی ہے"۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ اگر یہ سب کچھ نہ کیجیے تو روپیہ کہاں سے آئے!! اور دینداری کا یہ جہاد کیسے جاری رہے!

الغرض دیہاتی سے لیکر شہری تک، عامی سے لیکر عالم تک اور موکل سے لیکر وکیل تک سب پر یہی نقطہ نظر طاری ہے۔ ہر شخص کے نزدیک اب کسی چیز کے حسن و قبح (Merit) کا اندازہ کرنے کے لئے معیار یہی ہے۔ لوگ اگرچہ زبان سے گالیاں دیتے ہیں کہ کمبخت نے پیٹ کو معبود بنا دیا اور تمام مذہب و اخلاق کو اس کے تابع کر دیا لیکن دل کے اندر اسی کے تراشے ہوئے معبود کی پرستش کر رہے ہیں۔ یورپ والوں کی زرپرستی پر نفرت کرتے ہیں کہ خدا کو چھوڑ کر انھوں نے معبود زر (Mammon) کی عبادت اختیار کر لی، حالانکہ خود ان کے دل بھی اسی معبود کے آگے سرنگوں ہیں۔ یہ صورت حال دعوت دیتی ہے کہ ہم قرآن مجید پر ایک نظر ڈالکر دیکھیں کہ ہماری اسی عالمگیر مشکل کا حل اس نے کس شکل میں پیش کیا ہے۔

قرآن مجید نے انسان کی پیدائش کا مقصد خدا کی بندگی قرار دیا ہے۔ یعنی انسان اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اس کے حکموں کا پابند رہے۔ اس نقطے سے کسی حال میں منحرف نہ ہو۔ اگر اس راہ میں کوئی ایسا موڑ آجائے جہاں خدا کی مرضی اور معاش کی شکل میں ٹکر ہوتی ہو، اور جہاں اسے فیصلہ کرنا پڑے کہ وہ خدا کا ساتھ دے یا پیٹ کا تو اس کو بے جھجک خدا کا ساتھ دینا چاہئے اور روٹی کے معاملہ کو اللہ کے حوالہ کرنا چاہئے۔ سورہ ذاریات کی مشہور آیت میں مسلمانوں کو یہی تعلیم دی گئی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝

میں نے جنات اور انسان کو محض اپنی بندگی کے لئے بنایا ہے۔ میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ روزی کما کر پہنچائیں اور نہ یہ چاہتا کہ مجھے کھلائیں۔ اللہ خود روزی رساں اور صاحب قوت و زور آور ہے۔

سورہ طٰہٰ میں اس سے زیادہ وضاحت ہے۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۚ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ۚ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى

پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھ، سورج نکلنے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اور رات کے وقتوں اور دن کے کناروں میں تاکہ تو نہال ہو۔ اور نہ آنکھ اٹھا اس چیز کی طرف جس سے ہم نے بہرہ مند کیا ہے ان کی بعض جماعتوں کو، دنیاوی زندگی کی رونق ہے تاکہ ہم اس میں ان کا امتحان کریں اور تیرے رب کی روزی بہتر اور پائندہ تر ہے۔ اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر استوار رہ، ہم تم سے روزی کے طلبگار نہیں ہیں ہم تم کو روزی دینگے اور انجام کار کی کامیابی تقوی کیلئے ہے۔

یہ آیت اسلامی تحریکات کے لیڈروں اور مذہبی اداروں کے بانیوں کے لئے نہایت قابل غور ہے۔ اس آیت میں آنحضرت صلعم کو امراء و اغنیاء کے مال و متاع کی طرف نگاہ اٹھانے سے روکا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس چیز کی طمع آنحضرت صلعم کے دل میں اپنی ذات کے لئے نہیں ہو سکتی تھی۔ آپ اس زمانہ میں بھی جب دولت نبوت سے سرفراز نہیں ہوئے تھے، ایک غنی و دریا دل تھے۔ پھر وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى کی نعمت سے بہرہ مند ہونے کے بعد دنیا کی خزف ریزوں کی طرف نگاہ اٹھاتے! لیکن اسلام کے داعی اور قرآن کے مبلغ ہونے کی حیثیت سے یہ خیال ضرور آپ کے دل میں پیدا ہو سکتا تھا کہ کاش ارباب ثروت و مال ایمان لاتے کہ ان کے ایمان سے ایک طرف غرباء اور عوام کے لئے راہ کھلتی اور دوسری طرف ان کا مال تحریک کی تقویت کا ذریعہ ہوتا۔ مگر اللہ نے اس تمنا سے بھی منع فرمایا، اور تعلیم دی کہ تحریک کی تقویت و تائید کا ذریعہ صرف صبر اور نماز ہے۔ ثابت قدم رہو، اور خدا سے قربت حاصل کرو۔ امراء اور اغنیاء کا مال نہ تحریک کے لئے ضروری ہے اور نہ تمہارے لئے۔ یہ تحریک اپنی روزی خود اپنے اندر سے حاصل کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کا سامان کرے گا۔

دولتمند لوگ نعمتوں کے آغوش میں پلتے ہیں اس وجہ سے قدرۃً ان کی ظاہری شکل و صورت دل کو متوجہ کرتی ہے اور ان کی گفتگو کے انداز میں ایک خاص تراش و خراش پیدا ہو جاتی ہے، جو دل کو موہ لیتی ہے اور جی چاہتا ہے کہ کاش کسی بھلے کام کے لئے ان کی تائید حاصل ہو سکے لیکن کسی عمدہ کام کے لئے اصل چیز جو مطلوب ہے وہ دل ہے، اور وہی ان خوبصورت جسموں کے اندر سے غائب ہوتا ہے۔ انجیل میں ایسے لوگوں کی مثال "سفیدی پھری ہوئی قبروں" سے دی گئی ہے اور قرآن مجید نے سورہ منافقون

ہیں ایسے لوگوں کی یہ تصویر کھینچی ہے۔

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (المنافقون ۴)

جب تم ان کو دیکھو تو ان کے جسم بھلے لگتے ہیں اور اگر کچھ بولیں گے تو تم (انکی چرب زبانی کی وجہ سے) انکی بات سنو گے (لیکن) گویا کہ لکڑی کے کندے ہیں جو دیوار کے سہارے کھڑے ہیں۔ یہ ہر آفت اپنے ہی اوپر سمجھتے ہیں۔ یہی اصل دشمن ہیں ان کو ہوشیار۔ ہو۔ خدا انکو غارت کرے۔ کہاں انکی عقل

"لکڑی کے کندے" اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ ان کے سینے دل سے خالی ہوتے ہیں اور جب کسی جسم کے اندر سے دل غائب ہو تو اس کی حیثیت ایک لکڑی کے کندے سے زیادہ نہیں ہے جس کو کپڑے پہنا کر دیوار سے ٹکا دیا گیا ہے۔ دل نہ ہونے کی وجہ سے ان کی بزدلی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اگر یہ کسی تحریک میں شامل ہو جائیں تو اس کے لئے عذاب بن جائیں گے۔ ہر جگہ ان کو خطرہ ہی خطرہ نظر آئے گا۔ اور سارے خطرات کی نگاہیں گویا انہی کی ہلاکت کے لئے چڑھی ہوئی ہیں۔ ایسے لوگ اگر کسی جماعت کے ممبر بن جائیں تو اس کے اصلی دشمن وہ نہیں ہیں جن سے یہ ڈراتے ہیں بلکہ یہ خود ہیں اور انہی سے بچنا اصلی حفاظت ہے۔

ع ہوئے تم دوست ....

لیکن قرآن مجید کی ان ساری تصریحات کے باوجود کسی دینی کام کو شروع کرتے ہوئے سب سے پہلے روپیہ کا سوال ہمارے سامنے آتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان لوگوں پر نظر پڑتی ہے جن کے پاس روپیہ ہے۔ پھر انہی کے نام سے کام کی بسم اللہ ہوتی ہے اور انہی کی مدح خوانی اور تسبیح و بندگی تمام جدوجہد کا منتہائے آمال! نعوذ باللہ من شرور انفسنا

ایک مسلمان جو دنیا میں صرف رضائے الٰہی کی تلاش اور اس کے حکموں کی تعمیل کا مقصد لے کر آیا ہے اس کی سچائی یہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہو (اور اس کے احکام قرآن شریف اور حدیث میں موجود ہیں) تو وہ اپنی ساری دنیا تاراج کر دے اور ایک ایسے راستہ میں بے جھجک قدم رکھ دے جس میں اپنی مستقل معاش کا سوال تو درکنار ایک دن کی روٹی کا مسئلہ بھی حل کرنے کے لئے کوئی معاشی سہارا نہ رکھتا ہو۔ سورہ عنکبوت کی یہ عظیم الشان آیتیں ہر مسلمان کو پڑھنی چاہئیں۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ

اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین بہت فراخ ہے پس میری ہی بندگی کرو۔ ہر جان کو بالآخر مرنا ہے پھر ہمارے

الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۔ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۔ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔

پاس لوٹو گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے ہم ان کو بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دینگے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی اچھا بدلہ ہے بھلے کام کرنے والوں کا۔ جو ثابت قدم رہے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور کتنے جاندار ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ ان کو بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

سورہ عنکبوت ان حالات کے اندر نازل ہوئی ہے جب اللہ کے بندوں کے لئے مکہ کی سرزمین بالکل تنگ ہو گئی ہے۔ زورآوروں نے کمزوروں پر، مالداروں نے غریبوں پر، آقاؤں نے غلاموں پر، شوہروں نے بیویوں پر، اور باپوں نے اپنے نوجوان بیٹوں پر تمام ممکن مظالم توڑے ہیں اور اسلام کی دعوت اس موڑ پر پہنچ گئی ہے جہاں مسلمانوں کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ یا تو خدا کی بندگی کی راہ اختیار کریں اور اپنے آبائی وطن، اپنا تمام مال و متاع، اپنا سارا گھر بار، اپنے جملہ اعزا و اقرباء کو چھوڑیں، یا ان چیزوں کو اختیار کریں اور خدا کی بندگی کے عزم کو شکست دیں۔ کتنا مشکل وقت اور کتنا ہمت شکن مرحلہ ہے! ہزاروں دشواریوں اور لاتعداد مجبوریوں کے ساتھ وہ سوال بھی ان کے سامنے ہے جس کو ہم روٹی کا سوال کہتے ہیں۔ مکہ کی زمین انگاروں کا بستر ہے مگر اس کو چھوڑ کر جائیں تو معیشت اور دوسری ضروریات کو کہاں چھوڑیں؟ ان سوالات کا جواب مذکورہ بالا آیات میں دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ میرے بندو، اگر مکہ کی زمین تمہارے لئے تنگ ہو گئی ہے تو بھی میری بندگی کا عزم شکست نہیں کھا سکتا۔ خدا کی زمین بہت کشادہ ہے۔ اس زمین کو چھوڑ کر زمین کے کسی دوسرے گوشے کو مامن بناؤ۔ اور یاد رکھو کہ اس دنیا کی زندگی تک زندگی ختم نہیں ہے۔ اس کے بعد بھی زندگی ہے اور خدا کی بندگی کی راہ میں تم جو مصائب جھیلو گے اس کا صلہ پاؤ گے۔ تمہاری ثابت قدمی اور خدا پر اعتماد ضائع نہیں جائے گا اور یہ مت غم کرو کہ کیا کھاؤ گے۔ زمین کا کون جانور ہے جو اپنا چارہ باندھے پھرتا ہے۔ پھر جب خدا ان جانوروں کے لئے چارہ بہم پہنچاتا ہے تو اپنی ہی راہ میں مصیبتیں جھیلنے والوں کو کیوں بھول جائے گا۔ خدا تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ کیا وہ تمہاری فریادوں کو نہیں سنے گا اور تمہاری مصیبتوں کو نہیں دیکھے گا؟

یہ تعلیم حجاز کے ریگستان میں دی گئی تھی اس لئے نہایت سادے اسلوب میں صرف دو لفظوں میں کہہ دیا گیا کہ وَكَأَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا (زمین میں کتنے جاندار ہیں جو اپنی روزی باندھے نہیں پھرتے)

گمر شام کے مرغزاروں میں جو قوم بستی تھی اس کے سامنے یہی حقیقت دوسرے لفظوں میں نمودار ہوئی تھی۔

"کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا، کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہے گا اور دوسرے کو ناچیز سمجھے گا۔ تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے...... اور پوشاک کے لئے کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسن کے درختوں کو دیکھو کہ کس طرح بڑھتے ہیں، وہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں تو بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ سلیمان بھی باوجود اپنی ساری شان و شوکت کے ان میں سے کسی کی مانند ملبس نہ تھا پس جب میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جائے گی ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم اعتقادو تم کو کیوں نہ پہنائے گا! اس لئے فکرمند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے اور کیا پئیں گے؟ کیونکہ ان سب چیزوں کی تلاش میں غیر قومیں رہتی ہیں ..اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تم ان سب چیزوں کے محتاج ہو بلکہ تم پہلے اس کی بادشاہی اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی۔" (متی باب ۶ : ۲۴-۳۳)

اور اس باب میں خاتم آیت سورہ توبہ کی یہ آیت ہے:۔

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ...... فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۔	کہہ دو اگر تمہارے باپ تمہارے بیٹے تمہارے بھائی تمہاری بیویاں تمہارا خاندان اور تمہارا مال جو تم نے کمایا ہے اور تجارت جس کے مندے ہونے کا ڈر ہے اور مکان جو پسند ہیں اللہ اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

خطبۂ صدارت

از مولوی ابوالحسن علی صاحب فراہی

طلبائے مدرسۃ الاصلاح کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ جون [illegible] میں مولوی ابوالحسن علی فراہی متعلم درجہ ششم عربی نے جو خطبۂ صدارت پڑھا تھا وہ اپنے مطالب کے لحاظ سے ضرور اس قابل تھا کہ ہم تمام و کمال الاصلاح میں شائع کرتے لیکن افسوس ہے کہ صفحات کی کمی کی وجہ سے ہم پورا خطبہ نہیں دے سکتے۔ اس لئے ذیل میں اس کے کچھ ضروری اقتباسات درج کرتے ہیں ان سے خطبہ کی قدر و قیمت کا بھی اندازہ ہوگا اور امید ہے اگر ناظرین انھیں غور و تامل سے پڑھیں گے اور تھوڑی دیر کیلئے یہ فرض کریں گے کہ اس خطبہ کے مخاطب وہی ہیں تو اس سے انھیں فائدہ بھی پہنچے گا۔

عزیز موصوف نے خطبہ کے ابتدائی حصہ میں حسب دستور اپنے صدر منتخب کئے جانے کا شکریہ ادا کیا اور پھر خطابت کی عام نوعیت پر تبصرہ کیا کہ ان میں جن مسائل پر بحثیں ہوتی ہیں انکی نوعیت شاعروں کی موجودہ شاعری کی طرح نری لفاظی کی سی ہے جس کو زندگی کی حقیقتوں سے کوئی لگاؤ نہیں ہے جس طرح اس زمانہ میں ہمارے شعراء عشق و معشوق، سوز و غم اور فراق و وصال کے گھسے پٹے ہوئے الفاظ کو وزن و قافیہ کے سانچوں میں ڈھال کر حقیقی شاعروں اور اصلی شاعری کا منہ چڑھاتے ہیں بعینہ اسی طرح ہمارے خطباء و مقررین بھی وقت کے چند مشہور عنوانات پر کچھ الفاظ اور کچھ خیالات ظاہر کر دینے کو تقریر و خطابت کا معیار سمجھنے لگے ہیں اور طبیعت کی پستی اور ہمت کے بودے پن کی وجہ سے اسی لفظی بازیگری اور صوتی صنعتگری کو قوم و مذہب کی خدمت کا سب سے بڑا ذریعہ خیال کر رہے ہیں۔ حالانکہ نطق و بیان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اس کی اہمیت اور قیمت کا اندازہ اس سے با آسانی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا اصلی سرچشمہ وحی الٰہی ہے اور یہ عقلوں اور دلوں کے درمیان سفیر و ترجمان کا کام انجام دیتا ہے۔

اس عام تبصرہ کے بعد جناب صدر نے اپنی توجہ انجمن طلبائے مدرسۃ الاصلاح کے شعبۂ خطابت کی طرف مبذول کی اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"میرے نزدیک یہ شعبہ محض ایک ڈیبیٹنگ سوسائٹی نہیں ہے جس میں بیٹھ کر آپ محض اپنے جبڑوں کی ورزش کریں اور پھر اس ورزش سے جو قوت پیدا ہو اسکو حریفوں کے چت کرنے اور مخالفوں کے پچھاڑنے اور زک دینے میں صرف کریں، بلکہ میرے نزدیک اس انجمن کو سب سے پہلے آپکے دل و دماغ اور ارادے کی ایک تربیت گاہ اور ریاضت گاہ ہونا چاہیے۔ جس میں آپ کی عقل کی ایسی تربیت ہو کہ وہ صحیح سوچنے لگ جائے اور خواہشات و جذبات کی حکومت سے آزاد ہو جائے۔ آپکے دل کی ایسی تربیت ہو کہ وہ ہمیشہ علو کی طرف متوجہ رہے اور آپکے ارادے کی ایسی تربیت ہو کہ وہ نفس کی بجائے خدا کے احکام کا تابع ہو جائے۔"

ایسے ہی دلوں اور ارادوں کے ہاتھ میں بیان و خطابت ایک نعمت و رحمت ہے اور ایسے ہی دماغوں سے جب اس کا فیضان ہوتا ہو تو اس سے روح القدس کے نغمے سنائی دیتے ہیں لیکن اگر ایسا نہ ہو، بلکہ یہ طاقت ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں آ جائے جنھوں نے اپنے دلوں اور دماغوں کی کوئی تربیت نہیں کی ہو تو آپ یقین کریں کہ پھر زمین کیلئے اس سے بڑی کوئی لعنت بھی نہیں ہے، پھر یہ شیطان کا سب سے بڑا حربہ ہے جس سے وہ دلوں کو ویران، دماغوں کو ماؤف، بستیوں کو تباہ اور نسلوں کو برباد کر ڈالتا ہو اور اس کے اس حربہ کو کوئی روک نہیں پیدا کی جا سکتی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا خوب بات فرمائی ہے کہ:۔

"تم لوگ جو برے ہو تم کیونکر اچھی باتیں کر سکتے ہو، ظرف سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔" پس سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ظرف کے اندر کیا ہے؟ شہد ہے یا زہر؟ اگر شہد ہے تو اس کا ٹپکنا ایک نعمت ہے۔ اس میں شفا ہے، رحمت ہے لیکن اگر زہر ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اس ظرف کی مہر کبھی نہ ٹوٹے کہ اس کا ٹوٹنا انسانیت کی موت ہے۔"

آگے چل کر جناب صدر نے خطباء و مقررین کے موجودہ تفرقہ انگیز مشاغل و مساعی کا حسرتناک تذکرہ کرنے کے بعد کہا:۔

"جب صورت حالات یہ ہے تو میں کبھی آپ کو اس بات پر مبارکباد نہیں دے سکتا کہ آپ نے اس فوج میں بھرتی ہونے والوں کی ٹریننگ کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس طرح آپ انسانیت کی کوئی خدمت نہیں کریں گے، بلکہ انسانیت کے تباہ کرنے میں شیطان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہاں میں آپ کو اس وقت اس کام پر مبارکباد دے سکتا ہوں جب آپ زبانوں سے پہلے دلوں کی تربیت کی طرف متوجہ ہوں اور ایسے خطیب و واعظ تیار کریں جو صرف گفتار کے غازی نہیں بلکہ کردار کے غازی ہوں جن کے ہر لفظ کے پیچھے ایک پاک ارادہ ہو جن کے ہر قول کی صداقت پر ان کا عمل گواہ ہو۔ جو لوگوں کی جیبوں کو نہ ٹٹولیں، بلکہ ان کے دلوں پر دستک دیں۔ جو شیطان کے ایجنٹ نہیں بلکہ پیغمبران عظام کے اسوۂ حسنہ کے داعی و خادم ہوں۔"

خطابت کی اہمیت کی توضیح اور اس کی موجودہ نوعیت پر تنقید سے فارغ ہو کر جناب صدر نے زیادہ واضح لفظوں میں بتایا کہ ہمارے لئے صحیح طریقۂ کار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں انھوں نے کہا

"آپ کے لئے صرف اتنا کافی نہیں ہے کہ آپ ہر ہفتہ میں کچھ عنوانات پر اپنے ممبروں سے تقریریں کرا دیا کریں اور سال میں ایک جلسہ کر کے ان کی تقریر و فن کی نمائش کر دیا کریں۔ اس طریق عمل کا نتیجہ وہی ہوگا جس کے خطرات کی طرف میں نے آپ کو توجہ دلائی ہے۔ آپ کے لئے صحیح طریق کار یہ ہوگا کہ آپ سب سے پہلے اپنے مقصد کو متعین کریں۔ تقریر و بیان بجائے خود مقصود بالذات شئے نہیں ہے۔ یہ ایک آلہ اور قوت اور حصول مقصد کا ایک ذریعہ ہے پس اس کے حسن و قبح کا بہت کچھ انحصار اس مقصد پر ہے جو اس کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے

علم گر بر دل زنی یارے بود　　علم گر بر تن زنی مارے بود

ایک مسلمان کی حیثیت سے آپ کے لئے تعیین مقصد کا سوال کچھ بہت پیچیدہ نہیں ہے۔ آپ بہت آسانی سے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص مشن کی خدمت پر مامور کیا ہے۔ وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ دوسری جگہ فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔

ان آیات کی موجودگی میں آپ نہایت آسانی کے ساتھ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ کی تقریر و بیان کی قابلیت کا اصلی منشاء کیا ہے۔

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ آپ کی مجلس کا ہر ممبر اس مقصد کو بخوبی جانتا ہے اور آپ اسی مقصد کیلئے درحقیقت یہ سب کچھ کر رہے ہیں لیکن میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ مقصد کا اتنا مبہم علم معتبر نہیں ہے۔ مقصد کو پوری طرح واضح ہونا چاہئے، اس کی صداقت پر یقین ہونا چاہئے، اور اس یقین کو مبرہن کرنے کیلئے انجمن کے ہر ممبر کو علمی امتحان سے گزرنا چاہئے اور عملی امتحان نرم و سخت ہر قسم کے ہونے چاہئیں اور ان کا اس شدت کیساتھ اہتمام ہونا چاہئے کہ لوگ امتحانات سے گریز کریں، وہ کبھی اس انجمن کے پلیٹ فارم کو استعمال کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔

عملی امتحان کیلئے آپ کے سامنے آپ کی ایک وسیع قوم موجود ہے جو دینی، اخلاقی اور عملی جملہ اعتبارات سے نہایت افسوسناک حالت میں مبتلا ہے۔ اس کو بچانا، اس کو صحیح راستہ پر لانا اور پھر اس راستہ پر چلا دینا اتنا بڑا کام ہے کہ اگر آپ کی پوری جماعت صرف اس کی خدمت گذاری کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے لے تو یہ مقصد اس کیلئے کوئی معمولی مقصد نہ ہوگا۔ آپ کو اس عام غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ ہر کام آل انڈیا پیمانہ پر شروع ہونا چاہئے۔ یہ صحیح طریق کار نہیں ہے۔ اصلی طریق کار یہ ہے کہ مرکز سے محیط تک پہنچنے کی کوشش کی جائے نہ کہ محیط سے مرکز تک۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اسوۂ حسنہ سے ہم کو یہی سبق ملتا ہے کہ انھوں نے اپنے کاروبار دعوت کو انذر عشیرتک الاقربین سے شروع کیا ہے۔ ان کی تمام جد و جہد کا مرکز پہلے ایک چھوٹا سا نقطہ ہوتا ہے اس پر وہ اپنی تمام توجہ صرف کرتے ہیں پھر وہی نقطہ ان کے اخلاص نیت و صدق عمل کی برکت سے بڑھتے بڑھتے تمام عالم کو محیط ہو جاتا ہے۔ میں آپ کو اسی مقدس راستہ پر چلنے کی دعوت دیتا ہوں۔

آپ کو یہ نہیں خیال کرنا چاہئے کہ ابھی آپ مشق و تمرین کے دور میں ہیں اس لئے واقعی مسائل کے تجربہ کی ضرورت نہیں ہے یہ خیال ایک لمحہ کے لئے بھی صحیح نہیں ہے۔ یہ ضرور ہے کہ آپ ابھی قوم کے بڑے بڑے مسائل کے حل کرنے کی فکروں میں اپنی زندگی کو مشغول نہیں کر سکتے، لیکن اس چیز کے لئے میرا مطالبہ بھی نہیں ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ وعظ و تقریر کی مشق قوم سے الگ رہ کر محض مباحثہ کی مجلسوں میں نہ کریں۔ اس سے آپ کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی بلکہ قوم کے اندر رہ کر اس کام کو انجام دیں تاکہ تجربات آپ کی مشق کو جلا دیتے رہیں جو شخص ارشادات و ہدایت خلق کی ذمہ داریوں کا بار گراں اٹھانے کیلئے طیاریاں کر رہا ہو اس کا فرض ہے کہ وہ عملی تجربات سے غافل نہ رہے ورنہ آپ کی تعلیم محض نظری ہوگی، آپ قوم کی بیماریوں سے غافل ہوں گے، آپ اس کی زبان سے ناآشنا ہوں گے، اس کی مشکلات سے نابلد ہوں گے اور پھر لازمی طور پر اس کے علاج سے قاصر ہوں گے۔ آپ مصنوعی انسانوں کی ایک اکاڈمی میں ایک اچھی تقریر کر دیں گے

(باقی تقریر صفحہ ۱۸ پر ملاحظہ فرمائیے)

کوائف مدرسہ

پچھلے پرچہ میں یہ اطلاع شائع کی جاچکی ہے کہ مولانا حمید الدین فراہیؒ کی مشہور و نادر کتاب الامعان فی اقسام القرآن کا اردو ترجمہ دائرہ حمیدیہ کے زیر اہتمام دہلی میں چھپ رہا ہے۔ اب یہ کتاب چھپ کر دائرہ میں آگئی ہے۔ جو لوگ اس سے استفادہ کرنا چاہیں وہ مدرسہ میں دائرہ سے طلب کر سکتے ہیں۔

اس کتاب میں مولانا فراہیؒ نے اس مسئلہ سے بحث کی ہے کہ قرآن مجید میں قسمیں کیوں کھائی گئی ہیں۔ مولانا کا خیال عام مفسرین کے برعکس یہ ہے کہ قسمیں حقیقت میں کسی دعوی کی دلیل یا شہادت ہوتی ہیں، اور اس پر انھوں نے نہایت ہی ٹھوس اور دلنشیں دلیلیں پیش کی ہیں جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو لوگ عربی زبان نہ جاننے کی وجہ سے مولانا فراہیؒ کی نادر تحقیقات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے اس ترجمہ کے شائع ہو جانے کے بعد اب انکے لئے کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔ ترجمہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کے انشا پرداز قلم نے کیا ہے، اس لئے وہ کہیں سے ترجمہ معلوم ہی نہیں ہوتا۔ تھوڑے تامل سے ہر شخص اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اصل کتاب یا ترجمہ کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔

۱۵-۱۶-۱۷ جون کو مدرسہ پر طلبائے قدیم و طلبائے جدید کے سالانہ جلسے منعقد ہوئے۔ ان جلسوں میں شرکت کے لئے ہمدردان مدرسہ اور طلبائے قدیم کی ایک خاصی جماعت ضلع کے مختلف گوشوں سے زحمت سفر اختیار کرکے مدرسہ پر آگئی تھی جس کی وجہ سے ان تاریخوں میں یہاں کافی چہل پہل رہی۔

طلبائے جدید کے سالانہ جلسہ کی حقیقی غرض یہ ہوتی ہے کہ سال بھر تک طلبہ تقریر و خطابت کی جو مشق بہم پہنچاتے ہیں اس کو وہ منتخب نقادوں کے مجمع میں اظہار کر سکیں اور اس سے ان کی جرأت و شوق خطابت میں اضافہ ہو چنانچہ حسب دستور اس سال بھی طلبہ کی اکثریت نے تقریریں کیں اور ہمیں یہ ظاہر کرتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ عام طور سے ان کی تقریریں پسند کی گئیں۔ چھوٹے درجوں کے طلبہ میں عزیزی عبدالباقی (سرحد)، عزیزی قمر الدین (مسرپا)، عزیزی ابو حاکم (دبھون) اور عزیزی ابو القاسم (دربھنگہ) کی تقریریں خاص طور سے پسند کی گئیں، اس لئے انھیں طلبہ کی انجمن کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔ ناظم صاحب مدرسہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔

تقریروں کے بعد مجلس مباحثہ منعقد ہوئی جس میں قبلہ جناب ناظم صاحب مدرسہ، اساتذہ اور

طلبہ قدیم نے بھی حصہ لیا۔ مباحثہ کا عنوان تھا "متحدہ قومیت ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے مضر نہیں ہے"۔ دلچسپ اور معرکۃ الآرا بحث کے بعد بالآخر ایوان نے تجویز مسترد کر دی۔

۱۷ جون کی شب میں مولانا اقبال احمد صاحب سہیل کی صدارت میں ایک مشاعرہ بھی ہوا جس میں ضلع کے متعدد شعراء نے حصہ لیا۔ مدرسہ کے بعض طلبا نے بھی اپنا کلام سنایا۔

اس سال جلسوں کے ساتھ والی بال کے ٹورنامنٹ اور بنوٹ کے مظاہرہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس کا مقصد اصلی تو یہ تھا کہ طلبہ میں ورزش اور مردانہ کھیل کود کا شوق پیدا ہو، لیکن اسی کے ساتھ غالباً یہ بات بھی پیش نظر تھی کہ جلسوں کے خشک اور سنجیدہ مباحث مہمانوں پر زیادہ بار ثابت نہ ہوں اور وہ اپنی ذہنی تکان ان تفریحی پروگراموں سے دور کر سکیں۔

ٹورنامنٹ میں ضلع کی متعدد ٹیموں نے شرکت کی مگر مدرسہ کی ٹیم اول رہی اس لئے پہلا انعام اسکو ملا۔ دوسرے انعام کی مستحق راجہ پور سکرور کی ٹیم قرار پائی۔

بنوٹ کا مظاہرہ بھی کافی دلچسپ رہا۔ مدرسہ پر یہ فن باقاعدہ سکھایا جاتا ہے اسلئے طلبہ نے اس مظاہرہ میں نمایاں حصہ لیا۔ اطراف کے بہت سے مسلمان بھی مظاہرہ میں شریک ہوئے

کھیلوں کے سلسلہ کی ایک خاص قابل ذکر بات یہ ہے کہ اور سالوں کی طرح اس سال بھی طلبائے قدیم اور طلبائے جدید میں برادرانہ میچیں ہوئیں۔ طلبہ جدید کو اپنی جگہ پورا اطمینان تھا کہ وہ اپنے "بوڑھے بھائیوں" کو ہر کھیل میں آسانی سے شکست دیدینگے، خاص طور سے فٹ بال کے میچ میں تو انھیں اپنی سو فیصدی کامیابی کا یقین تھا، لیکن ہمیں رنج و مسرت کے مخلوط جذبات کے ساتھ یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ان کا یہ خیال صحیح ثابت نہ ہو سکا۔ طلبائے قدیم نے والی بال تو والی بال فٹ بال کے میچ میں بھی کسی طرح اپنی "بزرگی" پر حرف نہیں آنے دیا۔

طلبہ قدیم کا اجلاس بھی ہر لحاظ سے نہایت کامیاب اور حوصلہ افزا رہا۔ طلبہ قدیم کی ایک خاصی بڑی تعداد نے اس کی کارروائیوں میں نہایت ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا اور پورے غور و خوض کے بعد بہت اہم تجویزیں منظور کیں اور ان پر عمل درآمد کا فیصلہ کیا۔

سب سے پہلے جدید سال کیلئے انتخاب ہوا۔ اور حسب ذیل عہدہ دار منتخب کئے گئے:۔

مولوی داؤد اکبر صاحب اصلاحی — ناظم عام

مولوی اقبال احمد صاحب اصلاحی — مددگار ناظم

ابو اللیث — صدر

اس کے بعد مجلس مضامین کا جلسہ ہوا جس میں جلسۂ عام کے لئے تجویزیں منظور کی گئیں چند اہم تجاویز کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) انجمن کی مجلس عاملہ ایسے لوگوں کو اعزازی ممبر بنا سکتی ہے جو اصلاحی تو نہیں ہیں لیکن مدرسۃ الاصلاح کے مذہبی اور علمی مقاصد سے اتفاق رکھتے ہیں اور عملاً اسکی ترقی کیلئے کوشش بھی کرتے ہیں۔

(۲) انگریزی مدارس میں جو اصلاحی تعلیم پاتے ہیں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر اپنے اعمال و معتقدات میں اسلامی شعائر کے احترام کو پوری طرح ملحوظ رکھیں اور دوسروں کے اندر جذب ہونے کے بجائے کوشش کریں کہ دوسروں کو اسلامی خیالات سے متاثر کریں۔

(۳) انجمن کے تمام ممبروں سے یہ خواہش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تمام زندگی میں شرائع اسلام کی پابندی کا اہتمام اور حتی الوسع اس کی تبلیغ ضروری سمجھیں اور اپنے خاندان اور متعلقین میں اپنے امکان بھر اس کی کوشش کریں کہ کوئی بات اسلامی عقائد و روایات کے خلاف نہ ہونے پائے۔ اگر کسی ممبر کے متعلق یہ معلوم ہو کہ مذکورہ بالا امور کے اہتمام میں اس نے غفلت یا مداہنت کو راہ دی ہے تو وہ اس انجمن کا ممبر باقی نہ رہ سکے گا۔

ایک تجویز میں ٹریفک منیجر صاحب بی۔ این۔ ڈبلو ریلوے سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ریلوے کے ٹکٹوں پر انگریزی اور ہندی کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی شرح کرایہ وغیرہ چھپوائیں۔ گذشتہ سال اس کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن منیجر صاحب نے بعض عذرات لنگ کی بنا پر اسے منظور نہیں فرمایا۔ امسال انجمن نے پھر وہی مطالبہ کیا ہے اور توجہ نہ کرنے کی صورت میں اس معاملہ کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایک اور تجویز میں مدرسہ کی مجلس انتظامیہ سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ طلبۂ قدیم کی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اصلاحیوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد مدرسہ کی مجلس عاملہ کی رکن منتخب کی جائے تاکہ وہ زیادہ بصیرت اور شوق کے ساتھ نظم و نسق مدرسہ میں حصہ لے سکیں۔

سب سے آخر میں جناب حکیم محمد عمر صاحب اصلاحی کی صدارت میں کھلا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب عبد اللطیف صاحب اعظمی صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبۂ صدارت پیش فرمایا اور

مولوی قمر الزماں صاحب اصلاحی منتظم جلسہ نے گذشتہ سال کی رپورٹ پڑھکر سنائی۔ بعد ازیں مجلس مضامین کی تجاویز منظوری کیلئے پیش کیں۔ بہت دیر کی بحث و تمحیص کے بعد منظور کر لی گئیں اسکے بعد سابق صدر انجمن جناب امین احسن صاحب اصلاحی اور ان کے رفقاء کار جناب مولوی قمر الزماں صاحب اصلاحی اور مولوی نور الہدیٰ صاحب اصلاحی کے حسن خدمات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ انتہائی انبساط و مسرت کی فضا میں اختتام پذیر ہوا۔

اس سہ ماہی میں متعدد معزز مہمانوں نے مدرسہ پر قدم رنجہ فرمایا۔

مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری بالعموم سال میں ایک مرتبہ مدرسہ کو اپنے قدوم سے ممنون فرماتے ہیں۔ اس سال بھی آپ نے اس سنت پر عمل کیا اور جناب ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب معتمد مال کی معیت میں ایک روز کیلئے مدرسہ پر تشریف لے آئے۔ کارکنان مدرسہ نے مختلف مسائل پر ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ بدعات کی اصلاح کا مسئلہ خاص طور سے زیر بحث رہا۔

مولانا شاکر علی صاحب ندوی بڑودہ کے رہنے والے اور مولانا شبلی ندوی مہتمم مدرسہ کے قدیم دوستوں میں ہیں۔ پچھلے دنوں آپ نے بھی مدرسہ کو ممنون فرمایا۔

شاکر علی صاحب ندوی ہونے کے ساتھ ایک بڑے تاجر بھی ہیں۔ چنانچہ جاپان تک آپ کی تجارت کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ لیکن آپ میں یہ عجیب بات دیکھی گئی کہ تجارتی مشاغل نے آپکے مذہبی و علمی شغف کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے۔ مدرسہ کو دیکھکر بہت متاثر ہوئے اور چلتے وقت مدرسہ کی مالی امداد میں بھی اپنے شرکت فرمائی۔

مولانا حکیم عبد اللہ نوب رشید کی خطیب سورتی جامع مسجد رنگون، مدرسہ کے نہایت مخلص ہمدردوں میں ہیں۔ پچھلے دنوں وہ اپنے نجی مشاغل کے سلسلہ میں ہندوستان تشریف لائے تھے۔ مدرسہ کی محبت و شوق زیارت انھیں مدرسہ پر بھی کھینچ لایا۔ دو ایک روز بڑی پرلطف صحبت رہی۔

خطیب صاحب کو تعلیمی مشاغل سے بہت دلچسپی ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک عرصہ تک مورشس میں مسلمانوں کی تعلیم کے سلسلہ میں بہت نمایاں کام انجام دیئے ہیں۔ اور اب بھی رنگون میں ایک اچھا خاصا عربی مدرسہ چلا رہے ہیں۔ اپنی اس دلچسپی کی بنا پر آپ نے مدرسہ کے نصاب تعلیم اور طریقۂ تعلیم وغیرہ کو خاص طور سے ملاحظہ فرمایا اور ان پر اپنی غایت مسرت و اطمینان کا اظہار فرمایا۔ ابتدائی درجوں میں یہاں صرف و نحو کی تعلیم کا جو طریقہ رائج ہے اس کی کامیابی کو انھوں نے خاص طور سے سراہا۔

مدرسہ کی مجلس انتظامیہ کے ممبران بھی اس سہ ماہی میں اکثر مدرسہ پر تشریف لاتے رہے۔ حافظ عبد المجید صاحب وکیل مدرسہ کی اعانت میں بہت سرگرم حصہ لیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کئی بار ان کا مدرسہ پر آنا ہوا۔ جناب [illegible]

کو بندہ اجمی کم اگست کو مدرسہ پر تشریف سے آئے اور دفتر وغیرہ کا معائنہ کیا۔ جناب معتمد مال صاحب تقریباً ہر ہفتہ میں مدرسہ پر تشریف لاتے ہیں۔

مدرسہ کا کتب خانہ مالی دقتوں کی وجہ سے ابھی اس قابل نہیں ہوا ہے کہ طلبہ و اساتذہ کی ضروریات کیلئے کفایت کر سکے۔ لیکن یہ امر موجب مسرت ہے کہ مخلصین اور ہمدردوں کی مدد سے اس میں برابر قابل قدر اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

پچھلے دنوں جناب نامی صاحب پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی نے کچھ کتابیں کتبخانہ کو عنایت فرمائی ہیں جن میں بعض عمدہ کتابیں بھی ہیں۔ اعجاز خسروی کا ایک اچھا نسخہ جناب رضی صاحب بندول نے بھی ہدیہ کیا ہے۔ مدرسہ اپنے ان ہمدردوں کا بہت شکر گذار ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲) اس پر احسنت و مرحبا کا شور سن کر خوش ہو لیں گے مگر ایک دل کو بھی ہدایت کے نور سے منور نہ کر سکیں گے۔ اور آپ کی زندگی بھی اسی طرح بے مقصد برباد ہو جائیگی جس طرح لاکھوں زندگیاں برباد ہو چکی ہیں"۔

اس کے بعد صدر موصوف نے ایک اور پہلو سے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا "آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت پوری دنیا ایک خوفناک ہیجان میں مبتلا ہے۔ صاف معلوم ہو رہا ہے کہ پرانے نظام کی جگہ ایک نیا نظام ظہور میں آ رہا ہے۔ اور شاید جلد وہ وقت آجائے کہ انقلاب کا عفریت ہمارے دروازوں پر بھی دستک دیدے۔ وہ وقت کٹھن ہوگا، اس وقت اس قوم سے زیادہ بدقسمت قوم کوئی نہیں ہوگی جو اس حالت کے لئے پہلے سے تیار نہ ہو۔ انقلاب برا بھی ہوتا ہے اور اچھا بھی۔ خیر بھی لاتا ہے اور شر بھی۔ مگر ان لوگوں کے لئے جو اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ مگر جو لوگ اس سے غافل ہوں ان کے لئے تو وہ محض ایک پیس دینے والی چکی اور ہلاک کر دینے والا عذاب ہی ہے۔

طوفان کے آنے سے پہلے بادبان ٹھیک کر لیجئے۔ اور سیلاب کی آمد سے پہلے بند باندھ لیجئے، آج اس کام کی اہمیت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اس نے نفیر عام کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ آج قوم کے ہر شخص کو اس کام میں لگ جانا چاہیے۔ آپ باوجودیکہ طلب علم کی سرگرمیوں میں مشغول ہیں لیکن آپ بھی اس کام کے لئے اپنا وقت صرف کیجئے، اور اپنی تربیت انجمنوں کی جگہ عملی میدانوں میں کیجئے۔"

اس کے بعد صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر اپنا خطبہ ختم کر دیا۔

فہرست عطیات

از اپریل تا جون سنہ ۴۱ء

سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں مدرسہ کو جو عطیے ضلع اعظم گڈھ سے وصول ہوئے تھے، ان کی فہرست پچھلی اشاعت میں شائع کی جا چکی ہے۔ ذیل میں دوسری سہ ماہی کے عطیوں کی فہرست درج کی جا رہی ہے۔

ضلع اعظم گڈھ کے بعض مواضع کا حساب گذشتہ پرچہ کی ترتیب کے وقت مکمل نہیں ہوا تھا، اس لئے ان کا نام پہلی سہ ماہی کی فہرست میں درج نہیں ہو سکا تھا۔ اب ان کا حساب مکمل ہو گیا ہے۔ اور سہولت کے پیش نظر ان کا دونوں سہ ماہیوں کا حساب یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کے مواضع میں اساڑھا، پروا خالص، طوا، لاہی ڈیہہ، گھنی، دھنی پور، چڑیار، راجہ پور سکرور، اور مرزا پور وغیرہ شامل ہیں۔ البتہ چھریا کی غلہ کی وصولیابی کا حساب بعض دفتری مجبوریوں کی بنا پر اب بھی مکمل نہیں ہوا ہے۔ اس لئے اس کی پوری تفصیل آئندہ اشاعت میں درج ہوگی۔

پچھلے پرچے میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے دیگر اضلاع کی وصولیابیاں سرے سے شائع نہیں کی جا سکی تھیں۔ ان اضلاع کا دونوں سہ ماہیوں کا حساب بھی یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے اس پرچے کے بعد اب ہم ہر سہ ماہی کا مکمل حساب آخر سہ ماہی میں ٹھیک وقت پر شائع کر سکیں گے اور ہمارے کرمفرماؤں کو زیادہ زحمت انتظار برداشت نہیں کرنی پڑے گی۔

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم	اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
شہر اعظم گڈھ		**اساڑھا**	
جناب حاجی حافظ ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب ریٹائرڈ سیول سرجن	لعہ	جناب حاجی شاہ محمد صاحب	صعہ
		جناب حاجی جمال الدین صاحب	ہعہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعدادرقم
جناب محمد اسحاق صاحب	صہ
جناب حافظ محمد ادریس صاحب	[illegible]
جناب شمس الحق صاحب	[illegible]
جناب منشی عبد القدیر صاحب	للعہ
جناب امیر علی صاحب وغیرہ قصاب	ے
جناب منشی تجمل صاحب	[illegible]
جناب شیخ نذیر احمد صاحب	[illegible]
جناب عبد اللطیف صاحب	عہ
جناب محمد شریف صاحب	۸ر
جناب محمد سلیمان صاحب	۴ر
جناب منیر احمد صاحب وحاجی جمال الدین صاحب	ے
سلمانان معرفت حافظ مشتاق احمد صاحب اصلاحی	[illegible]
جناب مولوی عبد الستار صاحب اصلاحی	۶ر
میزان	[illegible] ۱۲ر
اسرولی	
جناب حسین علی خانصاحب	ے
جناب شیخ حفیظ اللہ صاحب	ے
جناب شیخ جان علی صاحب	ے
جناب مولوی عبد الحق صاحب اصلاحی وجناب شیخ محمد خلیل صاحب وجناب حاجی محمد شریف صاحب وغیرہ	[illegible] ۹ر
جناب حاجی محمد شریف صاحب (قیمت زیور)	[illegible]
میزان	[illegible]
آنوک	

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعدادرقم
سلمانان معرفت جناب فصیح الدین صاحب	[illegible]
آندھی پور	
جناب ماسٹر عبد الجبار خاں صاحب	ے
اترج پور	
جناب محمد یسین صاحب	۱ر
جناب حاجی نبی بخش صاحب	۹ر
سلمانان ذریعہ حافظ محمد ایوب صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
احمد پور اسنا	
جناب مختار احمد صاحب	[illegible]
انجان شہید (متصل جینی پور)	
جناب نبی شاہ صاحب	۸ر
انجان شہید	
جناب مرزا محمد رضا بیگ صاحب	صہ
ابڈیہہ	
سلمانان معرفت مرزا ابو الکلام صاحب و سید محمد صاحب	[illegible] ۸ر
جناب مرزا ابو الکلام بیگ صاحب	عہ
میزان	[illegible] ۸ر
اُود پور	
جناب محمد جواد خاں صاحب	۴ر
بندی کلاں	
سلمانان معرفت محمد یونس سلمہٗ	صہ
سلمانان ذریعہ حاجی محمد رضا صاحب	ے

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعدادرقم
جناب حاجی محمد سعید صاحب	[illegible]
جناب شیخ عبد الحیٔ صاحب	صہ
جناب عبد الحمید صاحب وعبد الشکور صاحب وعلاء الحق صاحب	۱۰ر
جناب محمد سعید صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
بندی خرد	
جناب محمد سلیم صاحب	للعہ
جناب محمد محسن صاحب	عہ
جناب مولا بخش صاحب	عہ
جناب مولانا حفیظ اللہ صاحب	عہ
جناب محمد رفیع صاحب	عہ
جناب عبد الرزاق صاحب	۸ر
جناب علیم الدین صاحب	۱۰ر
جناب محمد عباس صاحب	[illegible]
سلمانان ذریعہ معین الدین سلمہٗ وغیرہ	[illegible]
جناب نذیر احمد صاحب	عہ
جناب حاجی دوست محمد صاحب	عہ
جناب شیخ حامد صاحب وعبد المجید صاحب ومحمد یسین صاحب	[illegible]
جناب امام علی صاحب	۸ر
میزان	[illegible] ۹ر
بندول	
سلمانان بذریعہ حافظ عبد الصمد صاحب مہتمم مدرسہ	[illegible]
جناب شیخ محمد سلیمان صاحب (قیمت غلہ)	ے
جناب شیخ فرید الدین صاحب "	ے

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعدادرقم
جناب عبد الحکیم صاحب قیمت غلہ	ے
جناب عبد العلیم صاحب "	ے
جناب عبد الحکیم صاحب "	للعہ
جناب ممتاز احمد صاحب "	۶ر
جناب نظام الدین صاحب "	۹ر
جناب شیخ محمد عثمان صاحب "	ے
جناب محمد عرفان صاحب "	[illegible]
جناب شیخ عبد الرؤف صاحب "	[illegible]
جناب فیاض احمد صاحب بندول اسٹور	ے
میزان	[illegible]
بہور	
محترمہ خاتون بی صاحبہ معرفت حافظ محمد سجاد صاحب	[illegible]
جناب فصیح اللہ صاحب	[illegible] ۱۰ر
سلمانان بمعرفت جناب مولانا مجتبیٰ صاحب ندوی	[illegible] ۱۲ر
میزان	[illegible]
بکھرا	
جناب ماسٹر مشتاق احمد صاحب	عہ
بسہم	
جناب منشی حمید اللہ صاحب (قیمت زیور)	[illegible] ۸ر
جناب اقبال احمد صاحب ومحمد سلیمان صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
بیناپارہ	
جناب بھکاری صاحب	۸ر
سلمانان ذریعہ مولوی ابوبکر صاحب مہتمم مدرسہ	[illegible]
میزان	[illegible]

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
بنگانواں (دگوہی)	
جناب شیخ عبدالستار صاحب و عبدالغفار صاحب	صہ
بیر بڈیہہ	
مسلمانان معرفت مرزا عبدالحمید صاحب و حسن خاں صاحب و محبوب صاحب	لعہ شر
جناب شیخ علاء الدین صاحب	ع
میزان	لعہ
برامد پور	
جناب شیخ نورالحسن صاحب	للعہ
بازار گوشائیں	
جناب مولوی منظور احمد صاحب اصلاحی	سے
بناواں	
جناب شیخ علی حسین صاحب وغیرہ	عہر
بسہی اقبالپور	
مسلمانان معرفت محمد مصطفےٰ صاحب	للعہ
باری	
جناب شیخ ہدایت اللہ صاحب وغیرہ	سے
بڈہریا	
جناب شیخ محمد بشیر صاحب	عہ
جناب شیخ علاء الدین صاحب	عہ
جناب شیخ جان علی صاحب	عہر
جناب شیخ واحد علی صاحب	سیا
جناب محمد علی خان صاحب	۱ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب شیخ محمد محبوب صاحب عرف پرول	۸ر
جناب شیخ عبدالماجد صاحب	الٰعہ
جناب عبدالقدوس خاں صاحب	سے
میزان	لعہ
بھاٹن پارہ	
جناب اقبال احمد صاحب	صہ
پھرہا	
جناب منشی محمد حسین صاحب	ع
جناب محمد سعید خاں صاحب	سے
جناب محمد حنیف صاحب وغیرہ	للعہ
جناب محمد صدیق صاحب و انوارالحق صاحب وغیرہ	للعہ
جناب مولوی عبدالسلام صاحب اصلاحی	للعہ
جناب ذاکر صاحب و عبدالرشید صاحب و وکیل احمد صاحب و محمد ابراہیم صاحب	سے
جناب نظام الدین صاحب وغیرہ	للعہ
جناب حاجی محمد مرتضیٰ خاں صاحب وغیرہ	للعہ
جناب محمد شریف خانصاحب	للعہ
جناب محمد عباد صاحب انصاری	للعہ
جناب حاجی رشید الدین صاحب	عہ
جناب محمد سجاد صاحب انصاری	صہ
جناب مرزا صدرالدین صاحب	۳ر
جناب محمد حسن خاں صاحب	عہ
جناب عبدالغفار خاں صاحب وغیرہ	سے
جناب حاجی رشید الدین و محمد سجاد صاحب از سیر حاجی پور	سے
جناب عبدالغفار صاحب قصاب	عہ

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب حاجی رشید الدین صاحب و محمد سجاد صاحب سیر حاجی پور	لعہ
جناب حاجی شیخ امام علی صاحب	ع
جناب محمود خانصاحب	ع
محترمہ جویریہ بی بی صاحبہ بنت حاجی محمد سلیم صاحب مرحوم	ع
میزان	للعہ
پروا خالصہ	
جناب انسپکٹر محمد یوسف صاحب	ع
پورہ ناظر	
جناب محبوب خاں صاحب وغیرہ	سیہ
جناب عبدالمجید صاحب	۸ر
میزان	ع
پھدگودیہ	
جناب عبدالقدیر صاحب	۱۲ر
جناب رحمۃ اللہ صاحب	۸ر
جناب عبدالقدوس صاحب وغیرہ	عہ
میزان	للعہ
پوٹریا	
جناب منشی محمد حسن صاحب	سے
پارہ (متصل اسارہ)	
جناب شیخ رحمت صاحب	عہ
جناب شیخ اظہر صاحب	عہ
جناب شیخ حسن علی و شاہ محمد صاحبان	عہ
جناب ولیجان صاحب	۸ر
مسلمانان معرفت جناب عبدالغنی صاحب	عہ
میزان	لعہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جیراجپور	
محترمہ اہلیہ جناب عبدالمجید صاحب (قیمت ...)	۳ر
خاص ڈیہہ	
جناب محمد بشیر صاحب	عہ
خداداد پور (متصل ...)	
جناب محمد یٰسین صاحب	عہ
جناب اکرام الحق صاحب	۸ر
محترمہ اہلیہ جناب دین محمد صاحب کلام پاک مجلد ۲ جلدیں	
جناب محبوب علی خاں صاحب	۸ر
جناب عبدالحمید خاں صاحب	۸ر
جناب عبدالستار خاں صاحب	۴ر
جناب محمد رضا خاں صاحب	عہ
جناب محمد جنید خاں صاحب	عہ
میزان	للعہ
دھنی پور	
جناب محب علی صاحب	ع
جناب ولی محمد صاحب وغیرہ	سے
مسلمانان	عہر
عزیزی عبدالجبار سلمہ	ع
میزان	سے
دوبالواں	
جناب قمرالدین خانصاحب و حافظ عبدالسلام صاحب و منیر خانصاحب و مہدی حسن خانصاحب	صہ
ڈھلنی فیروزپور	
جناب شیخ علی محمد صاحب	عہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جھنڈپور دونہ	
مسلمانان معرفت حاجی محمد اسمٰعیل صاحب	۱۵ر
جاگاپور	
جناب محمد شریف و محمد حسن علی صاحب	۳ر
جناب عبدالستار خانصاحب	عہ
جناب علی رضا صاحب	۴ر
جناب مختار احمد صاحب	۲ر
جناب عبدالغفور خانصاحب	۳ر
میزان	۱۶ر
چکیا ابراہیم پور	
جناب حکیم الدین صاحب و عبدالکریم خانصاحب	۱۲ر
جناب شیخ عباس علی صاحب	۷ر
جناب شیخ محمد حبیب صاحب	۴ر
جناب حافظ محمد خلیل صاحب	۱۵ر
مسلمانان معرفت حافظ محمد صدیق صاحب	۱۴ر
میزان	[illegible]
چانڈپی	
جناب شیخ وکیل احمد صاحب	عہ
جناب شیخ عبدالمجید صاحب	للعہ
محترمہ اہلیہ جناب شیخ عبدالمجید صاحب	عہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
مسلمانان معرفت مولوی قمرالزماں صاحب اصلاحی	[illegible]
محترمہ اہلیہ جناب سراج الحق صاحب	عہ
میزان	[illegible]
چونٹھی	
مسلمانان معرفت جناب انسپکٹر عصمت اللہ صاحب	[illegible]
جناب افتخار احمد صاحب	[illegible]
مسلمانان ذریعہ جناب شیخ عبدالاحد صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
پچتارہ	
مسلمانان معرفت جناب عبدالکبیر صاحب	[illegible]
چھتے پور	
جناب ممتاز علی خانصاحب	معہ
مسلمانان ذریعہ مولوی عبدالرزاق صاحب اصلاحی	للعہ
میزان	[illegible]
چڑیپار	
جناب محمد ابراہیم خانصاحب و شیخ محمد مجیب صاحب وغیرہ	ص
جناب بچن صاحب حجام	۱۲ر
میزان	[illegible]
خداداد پور متصل سنجر پور	
جناب محمد سمیع خاں صاحب	عہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
راجہ پور سکرور	
جناب منشی محمد ابراہیم صاحب و منشی محمد اسمٰعیل صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب حافظ محمد صاحب و شمس الدین صاحب وغیرہ	ص
جناب حافظ محمد حنیف صاحب و محمد سلیمان صاحب وغیرہ	ص
جناب حافظ عبدالغفار صاحب و حافظ محمد علی صاحب و حافظ عبدالرحیم صاحب وغیرہ	ص
جناب نور محمد صاحب و بدرالدین صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب کرانی محمد خلیل صاحب و شیخ حبیب صاحب وغیرہ	ص
جناب شیخ عبدالجبار صاحب و حافظ محمد فاروق صاحب	ص
جناب محمد ادریس صاحب و حبیب صاحب نمبردار	ص
جناب مولوی عبدالصمد صاحب و حافظ محمد بشیر صاحب و خالد صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب مولوی مسعود احمد صاحب و عبدالحی صاحب وغیرہ	ص
جناب حاجی محمد سلیمان صاحب وغیرہ	ص
جناب شیخ محمد مرتضیٰ صاحب و عبدالرؤف صاحب وغیرہ	ص
جناب حافظ عبدالرشید صاحب وغیرہ	ص
جناب شیخ عبدالرشید صاحب وغیرہ	ص
جناب شیخ محمد حسن صاحب وغیرہ	ص
جناب شیخ امام علی صاحب وغیرہ	ص
جناب مولوی عبدالعزیز صاحب ندوی	[illegible]
جناب حافظ احمد حسین صاحب و شمس الدین صاحب	[illegible]
جناب شیخ عبدالحی صاحب و محمد نذیر صاحب و عبدالغفور صاحب و حافظ عبدالجلیل صاحب مختار	[illegible]
جناب حافظ عبدالجلیل صاحب وغیرہ	ص

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب شیخ عبدالرزاق صاحب و عبدالغفور صاحب و نبی جان صاحب و نبی حسن صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب شیخ علی حسن صاحب و حاجی محمد عمر صاحب وغیرہ	عہ
محترمہ وجیہہ بی بی صاحبہ اہلیہ جناب منشی عبدالصمد صاحب مرحوم	[illegible]
جناب منشی محمد ابراہیم صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
رمو پور	
جناب حافظ حکیم محمد عمر صاحب اصلاحی	عہ
مسلمانان معرفت " "	[illegible]
میزان	معہ
ریورہ پروزپور	
جناب حاجی عبدالغفور صاحب و مرزا محمد مصطفےٰ صاحب و مرزا شاہ محمد صاحب و مرزا محمود صاحب وغیرہ	[illegible]
سرائے میر	
معرفت جناب حافظ نصیرالحق صاحب	[illegible]
سروال	
مسلمانان ذریعہ شاہ محمد صاحب	ص
سرسال	
مسلمانان معرفت ماسٹر سلیمان صاحب	[illegible]
سہریا	
جناب محمد امان خاں صاحب (قیمت اینٹ)	[illegible]
سنجرپور	
زرمنافع جائداد شیخ مجیب صاحب مرحوم معرفت حاجی محمد حبیب خانصاحب محمد پور	[illegible]

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب ظہیر احمد صاحب	صہ
جناب عبدالمجید صاحب	عہ
میزان	[illegible]
سورہی	
مسلمانان معرفت حافظ فیض الحسن صاحب (قیمت غلہ)	[illegible]
سمری	
جناب محمد شریف صاحب	صہ
سیدھا سلطانپور	
جناب نجابت خاں صاحب مع مرحوم زید وارث خاں صاحب	ع
سہراب پور	
جناب حاجی علی حسین صاحب	ع
سلطانپور	
جناب شیخ عبدالوحید صاحب	عہ
جناب شیخ عبدالرزاق صاحب	۸ر
جناب شیخ محمد مصطفےٰ صاحب	عہ
جناب شیخ محمد سعید صاحب و شیخ علی حسین صاحب	۱۱ر
جناب خان بہادر مولوی سراج الحق صاحب	۵ر
جناب شیخ منظور احمد صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
سلہرا	
مسلمانان معرفت مرزا بخت علی صاحب	[illegible]
سیہی پور	
جناب شیخ عبدالرزاق صاحب	[illegible]
جناب منشی عبدالشکور صاحب	[illegible]

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب شیخ بھیکو صاحب	۸ر
میزان	[illegible]
سجنی	
جناب حافظ محمد یعقوب صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب شیخ ولی محمد صاحب و محمد سمیع صاحب وغیرہ	[illegible]
میزان	معہ
ستوہیا	
جناب محمد ادریس صاحب و محمد یٰسین صاحب وغیرہ	ع
شادی پور	
جناب خلیل احمد صاحب	ع
صلاح الدین پور	
جناب شیخ عبدالجلیل صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب	[illegible]
میزان	ے
طوا	
مسلمانان معرفت محمد یونس صاحب (قیمت چرم قربانی)	[illegible]
مسلمانان معرفت حاجی رشید الدین صاحب و شیخ ذوالفقار علی صاحب (قیمت غلہ)	[illegible]
جناب شیخ محمد شریف صاحب	لعہ
میزان	[illegible]
غالب پور	
مسلمانان ذریعہ اسرار احمد صاحب وغیرہ	للعہ
غوث پور	
جناب منشی محمد رضا خاں صاحب	[illegible]

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب عبدالغنی خاں صاحب	۱۲ر
جناب محمد خلیل خاں صاحب	[illegible]
محترمہ معرفت بی بی صاحبہ	۱۲
جناب عبدالستار خاں صاحب	۹ر
جناب محمد مصطفےٰ خاں صاحب	۶ر
جناب محمد صدیق خاں صاحب	۱ر
میزان	[illegible]
فتح پور تال رتوے	
مسلمانان (قیمت غلہ)	[illegible]
جناب شیخ عبدالرزاق صاحب محافظ قمرالدین صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
فتن پور (متصل کھریواں)	
جناب شیخ عبدالحی صاحب	للعہ
فخرالدین پور	
جناب محمد یعقوب خاں صاحب وغیرہ	[illegible]
کوملاڑی	
جناب شیخ محمد خلیل صاحب و شیخ منصب علی صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب شیخ عبدالرؤف صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
کوہنڈا	
جناب حاجی محمد سعید صاحب	ع
جناب حافظ مظہر صاحب معرفت صمد علی صاحب	[illegible]
مسلمانان معرفت مولوی محمد ایوب صاحب اصلاحی	[illegible]
جناب منشی محمد زکی صاحب معرفت جھنو صاحب	ع

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب شمس الحق صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
کرولی	
جناب حافظ جلال الدین صاحب وغیرہ	[illegible]
کاری ساتھ	
مسلمانان (قیمت غلہ)	عہ
کوزہ گھنی	
جناب مولوی خلیل احمد صاحب	صہ
جناب مولوی ریاض الدین صاحب اصلاحی	[illegible]
جناب حافظ عبدالعزیز صاحب	۸ر
جناب محمد فاروق صاحب	۸ر
جناب منشی علی ضامن صاحب	عہ
محترمہ عالیہ بی بی صاحبہ	۸ر
مسلمانان معرفت توحید احمد صاحب	[illegible]
جناب نورالحسن صاحب	عہ
محترمہ صالحہ خاتون بنت قاری توحید احمد صاحب	عہ
میزان	[illegible]
کنجاری	
جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب	عہ
جناب حافظ عبدالصمد صاحب وغیرہ	للعہ
میزان	[illegible]
کوٹلا	
جناب محمد تقی صاحب (گذشتہ اشاعت میں [illegible] چھپ گیا تھا اسلئے یہ اضافہ کیا گیا)	۳ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
محترمہ والدہ ظہیر الحق سلمہٗ	ے ۱۴ر
جناب شیخ عبد الرحیم صاحب	۸ر
جناب محمد سمیع صاحب	۱۴ر
جناب شیخ بھیکو صاحب	۱۲ر
جناب شیخ محمد تقی صاحب	۵ر
میزان	للعہ ۱۳ر
کھریواں	
جناب معین	صہ
گنگا پور گودام	
جناب شیخ زین العابدین صاحب	صہ
گہنی	
جناب شیخ محمد خلیل صاحب و محمد نبی صاحب و محمد شریف صاحب و حافظ عبد اللہ صاحب وغیرہ	عہ
مسلمانان (قیمت غلہ)	سے
میزان	یعہ
لاہی ڈیہ	
مسلمانان معرفت شیخ محبوب صاحب و شیخ زین العابدین صاحب وغیرہ	بیعہ ۱۲ر
جناب ولی محمد صاحب	۱۲ر
میزان	للعہ ۱۴ر
لوہرا	
جناب محمد امین صاحب (قیمت زیور)	صہ ۱۴ر
جناب مولوی حکیم محمد احمد صاحب (رقم نکاحانہ)	۶
میزان	معہ ۱۴ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
میرا احمد پور	
جناب حاجی عبد الحمید صاحب	۸ر
محمد آباد گوہنہ	
جناب محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر	دہ
مرزا پور	
جناب مرزا حافظ محمد اسحٰق بیگ صاحب	صہ
جناب مرزا محمد سلیمان بیگ صاحب	صہ
جناب شیخ محمد بشیر صاحب	للعہ ۱۲ر
جناب مرزا حفیظ اللہ بیگ صاحب	۶
جناب مولوی مرزا محمد حسن بیگ صاحب	معہ
جناب مرزا علی اکبر بیگ صاحب و مرزا عبد السلام بیگ صاحب	صہ
جناب شیخ محمد عثمان صاحب	للعہ
جناب شیخ شاہ محمد صاحب	صہ
جناب مرزا محمد مصطفےٰ بیگ صاحب	ے
جناب مرزا عبد الحق بیگ صاحب	۱۴ر
جناب مرزا حسن رضا بیگ صاحب	۶ ۹ر
جناب مرزا عبد السلام بیگ	ے
میزان	بیعہ ۱۳ر
ملنا پور	
جناب محمد یوسف خاں صاحب و محمد جمیل خاں صاحب و محمد خلیل صاحب	للعہ
جناب نادر خاں صاحب	ے
میزان	معہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
مقصودیہ	
جناب حسن رضا خاں صاحب	عہ
ہوارہ خرد	
مسلمانان معرفت رفیق احمد خاں صاحب	سے
جناب عزیز الحق صاحب	عہ
مسلمانان معرفت رفیق احمد خاں صاحب	سے
میزان	دعہ
مخدوم پور (جاگا)	
جناب عبد الحمید خاں صاحب و معقول خاں صاحب وغیرہ	صعہ
مدار پور	
جناب شیخ محمد صاحب	۱۴ر
منڈے	
جناب شیخ عبد الرؤف صاحب	سے
ملکشہ پور	
جناب محمد معروف صاحب	عہ
جناب شیخ محمد خلیل صاحب و عبد الرزاق صاحب	۸ر
میزان	۱۴ر
مسلم پٹی	
جناب مرزا عبد الحمید بیگ صاحب	سے
مسلمانان معرفت مرزا توفیق احمد بیگ سلمہٗ	۶ ۱۵ر
محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ	صہ
جناب عبد الحمید صاحب پنشنر	۶
جناب حافظ صدر الدین بیگ صاحب	۱۴ر
جناب لمن صاحب حجام	۸ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب مرزا ابو محمد صاحب	۶ ۱۲ر
جناب شیخ محمد سجاد صاحب	عہ
جناب مرزا اصغر احمد بیگ صاحب	ے ۱۱ر
جناب مرزا قمر الدین بیگ صاحب	۱۴ر
جناب محمد رفیع خاں صاحب	ے
محترمہ اہلیہ جناب مولوی مرزا محمد نعیم بیگ صاحب مرحوم	ے ۱۴ر
جناب مرزا محمد اسرائیل بیگ صاحب	۱۴ر
جناب مرزا مقبول احمد بیگ صاحب و مرزا ابو البقا بیگ صاحب وکیل	ے ۱۲ر
جناب مرزا اعزاز الدین بیگ صاحب	ے ۱۴ر
جناب مرزا عبد الوحید بیگ صاحب	۶ ۱۲ر
جناب مرزا محمود بیگ صاحب ۹ر و جناب زین العابدین خاں صاحب ۸ر	۱۲ر
جناب مرزا اخلاق احمد بیگ صاحب	۶ ۱۲ر
جناب مرزا نبی احمد بیگ صاحب	۱۴ر ۱۱ر
جناب مرزا فاروق احمد بیگ صاحب	۱۲ر
جناب مرزا نذیر احمد بیگ صاحب	۱۲ر
جناب مرزا سعید احمد بیگ صاحب	۱۲ر
جناب مرزا محمد حسن بیگ صاحب	للعہ
میزان	بیعہ ۱۱ر
منگرانواں	
جناب ابو الحسن صاحب معرفت حکیم محمد احمد صاحب	عہ
مہذب پور	
جناب شیخ علیم اللہ صاحب و حاجی ولی محمد صاحب وغیرہ	للعہ ۲ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
مونڈور	
جناب بسم اللہ خاں صاحب	۱۲ر
جناب نجیب خانصاحب	۴ر
جناب عبدالغفار خاں صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
محمد پور	
جناب منشی نذیر احمد خاں صاحب	عہ
جناب محمد اصغر صاحب	۸ر
جناب دین محمد صاحب	عہ
جناب محمد شفیع صاحب	۸ر
جناب مقبول احمد خاں صاحب	عہ
جناب عبدالرشید صاحب	۸ر
جناب محمد مصطفیٰ صاحب	۲ر
جناب عبدالستار خانصاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
نصیر پور	
جناب چھیدی خاں صاحب	[illegible]
نندالول	
جناب شیخ محمد شفیع صاحب	[illegible]
جناب شیخ عبدالرؤف صاحب	ے
جناب شیخ محمد مصطفیٰ صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
ننگوال	
جناب محمد حسن صاحب	۸ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب قاضی محمد سلیم صاحب	۴ر
جناب انوار الحسن صاحب	۴ر
مسلمانان معرفت شیخ عبدالقیوم صاحب	۱۳ر
میزان	[illegible]
نونیاڈیہ	
مسلمانان ذریعہ بیت المال معرفت محمد نذیر صاحب خزانچی	[illegible]
نیاوج	
مسلمانان معرفت مولوی بدرالدین صاحب بدر اصلاحی	[illegible]
نسیم احمد سلمہ	
میزان	[illegible]
نوادہ	
جناب محمد عباس صاحب	[illegible]
جناب محمد رفیق خاں صاحب	ے
جناب محمد اسلام صاحب	۸ر
مسلمانان ذریعہ روح الامین صاحب وغیرہ	ے
جناب محمد [illegible] صاحب	[illegible]
جناب عبدالکبیر صاحب	۵ر
جناب عین الحق صاحب	۱۲ر
میزان	[illegible]
نظام پور	
جناب شیخ عبدالرؤف صاحب علوی عرف بدھو (قیمت غلہ)	ے
جناب اکرام الحق صاحب (قیمت غلہ)	[illegible]
میزان	[illegible]

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
ہمی پور	
جناب عبدالحفیظ صاحب	عہ
جناب حافظ محمد عثمان صاحب	۴ر
جناب محمد حنیف صاحب	[illegible]
جناب حافظ محمد اسحاق صاحب	۱۵ر
جناب عبدالرب صاحب	۱۲ر
جناب بدرالہدیٰ صاحب	[illegible]
جناب حاجی عبدالرزاق صاحب	[illegible]
جناب زبو صاحب حجام	۴ر
میزان	[illegible]
ضلع جونپور	
اسرہٹہ	
مسلمانان ذریعہ اولاد حسین صاحب رئیس	ے
مانک پور	
جناب منیر احمد صاحب وکیل	۱۲ر
پارہ کمال	
جناب محب علی خانصاحب	عہ
جناب محمد امین خاں صاحب	[illegible]
جناب منشی واجد علی صاحب	[illegible]
جناب محمد تقی خاں صاحب	[illegible]
جناب محمد مصطفیٰ صاحب و محمد مختار خاں صاحب	ے
جناب محمد شبلی خاں صاحب	عہ
مسلمانان ذریعہ محمد مصطفیٰ صاحب و اقبال احمد سلمہ	[illegible]

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب حافظ عبدالغفار خانصاحب	عہ
جناب عبدالجلیل صاحب	عہ
جناب دانش	۸ر
جناب شاہ محمد خانصاحب وغیرہ	۸ر
جناب شاہ علی خانصاحب	عہ
جناب محمد قاسم صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
جمدہاں	
جناب حافظ محمد علی صاحب	[illegible]
مسلمانان معرفت محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر	[illegible]
میزان	[illegible]
جیگہاں	
جناب حاجی محمد یسین خانصاحب	[illegible]
جناب بی بی محمد شریف خاں صاحب وار وغیرہ	عہ
جناب نجم الدین صاحب	[illegible]
جناب عبدالرؤف صاحب	۸ر
جناب منشی عبداللطیف صاحب	عہ
جناب طاہر خانصاحب	۴ر
جناب عبدالرحیم خانصاحب	۸ر
محترمہ احمدی بی صاحبہ	ے
مسلمانان معرفت منشی عبدالرؤف صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
اتروڑا	
جناب باب اللہ صاحب	عہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
ڈھنڈوارہ کلاں	
مسلمانان معرفت اقبال احمد صاحب	۴ر
ڈھنڈوارہ خرد	
جناب مولوی عبدالرشید صاحب	عہ
جناب اظہار الحق صاحب رئیس	ے
جناب اظہار الحق خاں عرف بابو صاحب	للعہ
جناب مولوی عبدالمجید خاں صاحب اصلاحی	عہ
مسلمانان معرفت اقبال احمد سلمہ	۱۵ر
میزان	[illegible]
رفیع پور	
جناب محمد سمیع صاحب	۸ر
جناب شیخ محمد شفیع صاحب	۸ر
جناب محمد سجاد صاحب	۳ر
جناب محمد صاحب	۲ر
جناب سخاوت علی صاحب	۲ر
میزان	ع
ڈھری	
جناب شیخ عبدالرشید صاحب	۸ر
جناب شیخ محمد سلیمان صاحب	۸ر
جناب شیخ محمد صاحب	عہ
جناب شیخ نور محمد صاحب	۲ر
جناب حفیظ اللہ صاحب	۸ر
جناب عبدالستار صاحب	۳ر
میزان	۲ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
گنگا پور	
جناب محمد فاروق صاحب	۸ر
جناب شیخ گھورن صاحب	۸ر
میزان	عہ
بنجارے پور	
جناب محمد یوسف خاں صاحب	۲ر
مرکی	
مسلمانان معرفت جناب ماسٹر عبدالقیوم خاں صاحب	[illegible]
جناب عبدالعلیم خاں صاحب	[illegible]
جناب محمد عمر خاں صاحب	[illegible]
جناب محمد فصیح اللہ خاں صاحب	[illegible]
جناب عبدالرزاق خاں صاحب	عہ
جناب رحمت اللہ خاں صاحب	۱۲ر
محترمہ ماجدہ بی صاحبہ	۸ر
جناب عبدالشکور خاں صاحب	۳ر
جناب شیخ عبدالحئی خاں صاحب	۱۰ر
میزان	[illegible]
سیرحد	
جناب مولوی عبدالعلیم صاحب اصلاحی	[illegible]
جناب منصب علی صاحب	عہ
جناب عبدالمتین [illegible] صاحب	عہ
جناب مولوی حکیم قمر الدین صاحب اصلاحی	عہ
مسلمانان معرفت اقبال احمد سلمہ	[illegible]
مسلمانان معرفت عبدالباقی سلمہ	۳ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب شاہ معین الدین صاحب	عہ
میزان	[illegible]
ارنولہ	
جناب شاہ محمد صاحب	ع
رانی پور	
مسلمانان معرفت اقبال احمد سلمہ	ع
شاہ گنج	
از قرم حاجی واحد علی عابد علی ذریعہ حاجی قمر الدین خاں صاحب	[illegible]
جناب حاجی منشی احسان علی صاحب	[illegible]
جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
اشرف پور	
مسلمانان معرفت اقبال احمد سلمہ	[illegible]
لدری	
جناب حاجی رجب علی صاحب	ع
مسلمانان معرفت	[illegible]
میزان	[illegible]
بھڑکڑہاں	
جناب عبدالرحیم خاں صاحب	[illegible]
مجھڑیہا	
جناب بھولن صاحب	۸ر
بھدیٹھی	
جناب شیخ شاہ محمد صاحب	للعہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
منیچھا	
جناب حافظ محمد تقی حسن صاحب	عہ
جناب شمس الحق صاحب	عہ
میزان	ع
کھیتا سرائے	
جناب حکیم عبدالوحید صاحب ندوی	ع
گرینی	
مسلمانان	صہ
باراں	
مسلمانان	عہ
نظم پور	
جناب شیخ عبدالجلیل صاحب	عہ
بدوپور	
جناب شیخ سنگر صاحب	عہ
جناب شیخ حسن علی صاحب	۳ر
میزان	[illegible]
راجہ پور (متصل بھرلی)	
جناب عزیز احمد صاحب رئیس	۱۰ر
شہر جونپور	
جناب حافظ صاحب علی صاحب ڈاہا گرڈور	ع
جناب مرزا احمد بیگ صاحب وکیل	للعہ
جناب حافظ عبدالشکور صاحب ذریعہ عبدالحق صاحب	صہ
جناب حاجی عبدالکریم صاحب چاچک پور	ع
جناب محمد حسین صاحب سکریٹری یتیم خانہ	ع
میزان	[illegible]

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
شہر بنارس	
جناب مولوی فخرالدین صاحب وکیل محلہ چونہ	ع
جناب مولوی عبدالجبار صاحب " "	ع
جناب محمد عباد صاحب سرائے ہڑہا	عہ
جناب حافظ کبیر احمد صاحب کتوا پورہ	عہ
جناب شیخ عبدالغنی و عبدالرحیم صاحبان مدنپورہ	عہ
جناب شجاعت علی صاحب کوئلہ مرچنٹ محمودری	۸ر
جناب علیم اللہ صاحب گلٹ مرچنٹ پیری کلاں	۴ر
جناب خواجہ نہال الدین صاحب سائیکل مرچنٹ چوک	عہ
جناب محمد قاسم صاحب کوئلہ مرچنٹ پیری کلاں	عہ
میزان	لعہ ۱۲ر
ضلع غازیپور	
گنگولی	
جناب حافظ نظام الدین صاحب	۲ر
جناب عبدالکریم صاحب	۲ر
جناب شاہ محمد صاحب	۱ر
جناب شیخ ولی محمد صاحب و ابوالحسن صاحب	۲ر
جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب	۲ر
جناب ابوالکلام صاحب	۲ر
جناب محمد ظہیر صاحب و عزیزی احمد مجتبیٰ سلمہ	عہ
میزان	عہ ۱۱ر
پھنتیا	
از سیرت کمیٹی معرفت جناب حمید اللہ صاحب سکریٹری	سعہ

اسمائے گرامی عطیہ کنندگان	تعداد رقم
فیض آباد	
جناب مولوی حفیظ الدین صاحب قریشی بتوسط رفیع الدین صاحب سب انسپکٹر محل مغل پورہ	ﮯ
مسلمانان ذریعہ جناب امیر اللہ صاحب جگن پور	عہ
میزان	عہ ۵ر
کلکتہ	
مسٹر محمد شعیب صاحب عباسی [illegible] اسپلینڈ	سعہ
جناب عبدالحنان صاحب قریشی ۱۵ بنیا پوکھر لین	عہ
میزان	للعہ
حیدرآباد (دکن)	
جناب مولوی سید عبدالشکور صاحب حقانی ترپ بازار	ﮯ
لکھنؤ	
مسٹر اسلام احمد سب انسپکٹر امپیریل پولیس	دعہ
ضلع مظفرپور	
جناب سید شاہ حافظ حبیب اللہ صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم	عہ
بانکی پور (پٹنہ)	
جناب سید فضل امام صاحب	صہ
شہر بمبئی	
جناب حافظ محمد رفیق صاحب اسلامیہ ریسٹورنٹ دہاراوی	صہ
دربھنگہ	
جناب مولوی عبدالباری صاحب	۸ر
جناب منشی نواب جان صاحب	۸ر
جناب محمد میاں صاحب دوکاندار کرم گنج	۸ر
جناب عبدالسبحان صاحب "	۴ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب کریم الدین صاحب	۴ر
جناب محمد میاں صاحب قصاب کرم گنج	۸ر
میزان	عہ ۴ر
الہ آباد	
عالیجناب اقبال احمد صاحب نعمانی چیف جسٹس جج ٹاؤن	سے
عالیجناب خان بہادر مولوی قاضی عزیز الدین احمد صاحب بلگرامی اڈیشنل کمشنر	صہ
میزان	مالعہ
شہر مرزاپور	
جناب عبدالرحیم خان صاحب پکھریا پوسٹ گھوڑاول	ع
جناب عبدالرحمن خان صاحب چک گھوڑاول	عہ
جناب داروغہ عبدالغفار خان صاحب تھانہ "	عہ
جناب منشی اشفاق احمد صاحب ہیڈ محرر "	عہ
جناب منشی سمیع اللہ خان صاحب پوسٹ ماسٹر "	۴ر
جناب وکیل احمد خان صاحب اگریکلچر فارم "	ع
جناب حافظ شکر اللہ صاحب	۴ر
جناب ماسٹر عبدالجبار خان صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر چپلہ	عہ
میزان	ﮯ
ضلع بلیا	
ابوالکلام سلمہ موضع نگریا	عہ
جناب محمد حبیب صاحب " گرودار	ع
جناب نثار الحق صاحب " "	عہ
جناب اشرف عالم صاحب " "	۴ر
جناب خلیق اللہ صاحب " "	۲ر

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم
جناب محمد ایوب صاحب موضع گرودار	۱ر
جناب محمد عبداللہ صاحب " "	۲ر
جناب محمد طاہر صاحب " "	۲ر
جناب محمد ہاشم صاحب " "	۱ر
جناب محمد شفیع صاحب " "	۱ر
میزان	للعہ ۱۱ر
گھوسی	
جناب عطاء المصطفےٰ صاحب	۲ر
جناب سلطان احمد صاحب	۱ر
جناب محمد عنایت اللہ صاحب	۲ر
جناب محمد رفیق صاحب	۱ر
جناب محمد سلیمان صاحب	۱ر
جناب دین محمد صاحب حجام	۲ر
جناب محمد ادریس صاحب	۲ر
جناب محمد خلیل صاحب	۲ر
جناب محمد شفیق صاحب	۴ر
جناب منظور الحسن صاحب	۳ر
جناب فتح محمد صاحب	۱ر
میزان	۱۵ر
بڑاگانوں	
جناب محمد نورالہدیٰ صاحب و مولوی زبیر احمد صاحب اصلاحی	صہ
بلند شہر	
عالیجناب مرزا سلطان احمد بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر	صہ

اسمائے گرامی عطیہ دہندگان	تعداد رقم	اسمائے گرامی خط کشیدگان	تعداد رقم
کاندھلہ (ضلع مظفر نگر)		جناب مبارک علی خاں صاحب و جلال الدین صاحب کسارن	عہ
جناب مولانا سید طفیل احمد صاحب بی اے علیگ	عہ	جناب محمد امین صاحب و محمد ادریس صاحب "	
ملک برما		جناب عبدالوحید صاحب و معین الحق صاحب و عبدالرؤف صاحب "	
(رنگون)		جناب محمد یعقوب صاحب و معین الدین صاحب و منظور احمد صاحب "	
جناب منشی عبدالغنی صاحب سنجری	صہ	جناب معین الدین صاحب سیبی پور "	
جناب شیخ محمد مہدی حسن صاحب	سہ	میزان	لعہ
میزان	ما عہ	اوقاف	
پانڈو		آمدنی جائداد موقوفہ جناب محمد سلیمان خاں صاحب بڈھیرا	سے
از زرم عبدالغفور برادرس معرفت شاہ محمد صاحب کوٹو لوڈی	صہ	آمدنی جائداد موقوفہ حافظ عبدالاحد صاحب مرحوم۔ طوا	ا لعہ
جناب محمد شبلی صاحب یعقوب ہوٹل	صہ	آمدنی جائداد موقوفہ جناب عبدالعزیز خاں صاحب۔ سید چا سلطانپور	دصہ
میزان	دصہ	آمدنی جائداد موقوفہ محترمہ بتول بی بی صاحبہ۔ "	لعہ
پیگو		آمدنی جائداد موقوفہ جناب نصیر احمد صاحب۔ پھانوں	عہ
جناب مولوی محمد شہریار خاں صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہدایت الاسلام	سے	جائداد موقوفہ محترمہ حسیبہ بی مرحومہ۔ "	عہ
ملک ملایا		آمدنی جائداد موقوفہ مولانا حمیدالدین صاحب مرحوم و حاجی رشید الدین صاحب فراہی۔ خود کاشتہ متصل سرائمیر	لعہ
جناب عبدالحمید صاحب ۱۷ جالن ڈروک جوہر بارہ	لعہ		
جناب شیخ محمد جنید صاحب ۹ بوسو سٹریٹ سنگاپور	مار	آمدنی جائداد موقوفہ عبدالقادر خاں صاحب مرحوم۔ فونیاڈیہہ	سے
جناب طفیل احمد خاں صاحب ۳۰ جالن برکلے کوردہ	مالعہ	آمدنی جائداد موقوفہ جناب علی صاحب مرحوم۔ آدم پور ضلع جونپور	سہ
جناب عبدالحی خاں صاحب ۱۰ میرا جرا (کدہ)	عہ	جناب حاجی محمد علی صاحب رئیس محلہ شیشر گنج بنارس	دصہ
جناب وکیل احمد خاں صاحب "	عہ	جناب منشی ممتاز علی صاحب ملیح آبادی کلکتہ	سہ
جناب وکیل احمد خاں صاحب چنگلن روڈ الور سٹار کدہ	صہ	میزان	اما عہ
میزان	سا عہ		
ملک سماٹرا			
جناب حاجی عبدالاحد صاحب ۱۳ بام اسٹرٹ جمبی	لعہ		
جناب حاجی جلال الدین صاحب گسارن دلی سماٹرا	عہ		

مدرسۃ الاصلاح کی چند خصوصیات

(۱) اس نے کتاب الٰہی کی محققانہ تعلیم کا عمدہ انتظام کیا ہے، کیونکہ مذہبی تعلیم بغیر قرآن کی محققانہ تعلیم کے ایک لفظ بے معنی ہے۔ یہ بات ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلامی کی کسی درسگاہ میں نہیں ہے۔

(۲) اس نے عربی تعلیم کے لئے ایسے سادہ اور سہل اصول جاری کئے ہیں کہ اس راہ کی تمام دشواریاں دور ہو گئی ہیں اور کم سے کم مدت میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کی نہایت سیدھی اور صاف راہ کھل گئی ہے۔

(۳) اسمیں علوم دینیہ کی تعلیم ایسے اصول پر ہوتی ہے کہ طلبہ میں وسعت نظر، رواداری اور ذوق اجتہاد پیدا ہوتا ہے اور وہ تنگ نظری مٹ جاتی ہے جو مسلمانوں میں فضول مذہبی مناقشات کے دروازے کھولتی ہے اور جس سے ملت کا شیرازہ ابتر ہے۔

(۴) اسمیں علوم و فنون کی تعلیم کا طریقہ ایسا اختیار کیا گیا ہے کہ طلبہ صرف کتابوں کے عالم نہ ہوں بلکہ فنون سے واقف ہوں۔

(۵) اس نے تعلیم کیلئے ایسا نصاب مرتب کیا ہے جو صحیح مذہبی تعلیم کا نصاب ہے جو مسلمانوں کی موجودہ ضروریات کے مطابق ہے۔ جس میں تعلیم کے جدید اصول و قواعد کی پوری رعایت ہے۔

(۶) اس نے تعلیم کے خرچ کو انتہائی حد تک ارزاں کیا ہے تاکہ غربا مذہبی تعلیم سے فیضیاب ہو سکیں چنانچہ ہندوستان کی جن درسگاہوں میں عربی تعلیم کا مکمل انتظام ہے اور ایسی درسگاہیں صرف چند ہیں، ان میں تنہا مدرسۃ الاصلاح ایک ایسا مدرسہ ہے جس میں ایک طالب علم صرف للعہ ماہوار یا تخمیناً عہ سالانہ دیکر اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ اتنے قلیل مصارف کا بھی متحمل نہیں ہو سکتا تو اس کی کفالت خود مدرسہ کرتا ہے۔

(۷) اس میں علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ انگریزی، ریاضی اور مفید صنعتیں بھی سکھائی جاتی ہیں تاکہ یہاں کے فارغ التحصیل کسی حالت میں بھی قوم پر بار نہ ہوں۔

(۸) یہ طلبہ کیلئے ایک بہترین تعلیم گاہ کے ساتھ ساتھ ایک بہترین تربیت گاہ ہے، جہاں ان کے اخلاق چال چلن، ذہن و دماغ، صحت اور تمام آداب زندگی کی نہایت احتیاط کے ساتھ نگرانی ہوتی ہے اور چونکہ آبادی سے دور ایک چٹیل میدان میں ہے اس لئے تربیت کی جو آسانیاں اس کو حاصل ہیں ان سے شہری اور قصباتی مدارس بالکل محروم ہیں۔

(۹) یہاں کے اساتذہ کی جماعت ایثار و قربانی کی بہترین مثال ہے، انکی قناعت کی نظیر کسی دوسری درسگاہ میں نہیں مل سکتی، اس لئے ان کی صحبت بجائے خود ایک اعلیٰ تعلیم ہے۔

(۱۰) تقریر و تحریر کی مشق اس مدرسہ کے نصاب تعلیم کا ضروری جزو ہے۔

(۱۱) خدا کی کتاب اس مدرسہ کا نصب العین اور صرف خدا کا بھروسہ اور قوم کی اعانت اس کا سرمایہ ہے، اس لئے صحیح معنوں میں یہ مذہبی اور قومی درسگاہ ہے۔